رجسٹرڈ ڈایل نمبر

ڈھانو رحمتِ محمدی ڈھانبی رسول

نانک قدرت دیکھکے خودی گئی بھول

KHILAFAT LIBRARY

یھدی الله لنوره من یشاء

ضوابط

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شایع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ بہ رشتماہی (عہ)
واعظین اور طلبا رسی عہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت (صہ)
سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا
اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستانِ
اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہونگے

نور

تاریخ اشاعت
۱۵ر دسمبر ۱۹۱۰ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار سے اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں باوا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

قادیان دارالامان سے پندرہ روزہ شایع ہوتا ہے

نمبر ۶ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمارود وان | جلد ۲

اگر ضرورت ہو تو طلب فرمائیں

ہر قسم کی جیبی گھڑیاں

لودیانہ کے نایاب تحفے

راسکوپ سسٹم ریلوے ریگولیٹر قیمت عہ سے صہ روپیہ تک
کلائی پر باندھنے کی رسٹ واچیں " ہے " لے "
ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کی مشہور و معروف گھڑیاں " ہے " ۹ عہ "
ٹائم پیس معمولی اور امریکن بی ٹائم پیس " عہ " صہ "
جاپانی آفس کلاک اور امریکن الیسونیا کلاک " ہے " ۹ صہ "
ڈرکوپ اور لیف اور پریپ کی سلائی کی مشینیں اور پرزہ جات بھی ہمارے ہاں فروخت ہوتی ہیں۔
مال عمدہ باکفایت اور دیانتداری سے روانہ کیا جاتا ہے فرمائش کرتے وقت اپنا خوشخط نام اشیاء
مطلوبہ اور اسکی کیفیت اور تخمیناً قیمت ضرور تحریر فرمایا کریں۔

سر کو باندھنے کی سادہ اور صوفیانہ لنگیاں کلاہ دریان ساختہ
لودیانہ اور جفت پاپوش خاص ساختہ لودیانہ جو سادگی سبک پن
میں اور مضبوطی کیوجہ سے دور دراز تک تحفہ بھیجی جاتی ہیں ہماری
معرفت منگوائیں۔

المشتہر شیخ محمد شفیع احمدی سوداگر چوڑا بازار لودیانہ

اسلامی سسٹم پر پیپر ہوریں چھپکر تیار ہے
محمد یوسف پبلشر کے لیے قادیان سے
شایع ہوا

حفظ صحت

یاداشت بڑھانیوالی خاص گولیاں جن کو جناب خان بہادر حکیم **خادم حسین خاں** صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہ آباد نے خاص اہتمام کے ساتھ طیار فرمایا ہے۔ اور جنکا تجربہ صدہا اصحاب نے کیا ہے اور ہر عمر کے لوگوں کو مفید ہیں ایسی مفید ترایجاد کی ملک کو بے حد ضرورت تھی۔ طالب العلم اور قانون پیشہ اور جملہ امتحان دینے والے اشخاص کی کامیابی صرف اس پر موقوف ہے۔ کہ دماغ قوی اور حافظہ درست ہو اور دماغی محنت کے بعد تکان و کمزوری معلوم نہ ہو ان گولیوں کے استعمال سے یہ سب فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

علاوہ حافظہ قوی ہونیکے فعل ہضم کی درستی ہو جاتی ہے اور امراض سینہ سے حفاظت رہتی ہے۔ آواز نہایت صاف اور قوی ہو جاتی ہے اور دیر تک لیکچر دینے سے آواز میں تکان پیدا نہیں ہوتا۔ یہ گولیاں ایک چلّہ بھر کھانا چاہیئے۔ یعنے چالیس روز تک۔ قیمت چالیس گولی جو کہ ایک خوبصورت شیشی میں مع پرچہ ترکیب استعمال ہوگی صرف مبلغ دس روپے (۱۰ء) یہ قیمت اسکے فوائد کے مقابل نہایت قلیل ہے ❊❊

سوسیپوتھک طب

مؤلفہ جناب خان بہادر حکیم **خادم حسین خان** صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ یہ رسالہ مبتدیان کی رہبری کے واسطے نہایت ضروری ہے۔ اس میں ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے اصول مع اس کی تاریخی حالات کے اور جو جو اعتراض اس طریقہ علاج پر ہوئے ہیں۔ اُنکے شافی جواب مع مختصر بیان حفظ صحت و ہدایات متعلق استعمال ادویہ و بیان خواص ادویہ مندرجہ رسالہ وکل معمولی و کثیر الوقوع امراض کا علاج از سر تا قدم درج ہے معمولی فہم کے اصحاب بھی اس کتاب کی مدد سے نہ صرف اپنے کنبہ یا خاندان کا معالج بن سکتا ہے بلکہ بہت سے قرب وجوار کے مریضوں کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں اس کتاب میں صرف ۲۴ ادویہ سے کل امراض کا علاج لکھا گیا ہے۔ قیمت مجلد کتاب کی عہ ر د بصورت قیمت طلب عہ ر ہے۔

ہومیوپیتھک علاج نسوان

مؤلفہ جناب خان بہادر حکیم **خادم حسین** رضؓ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ درئیس شاہ آباد یہ امراض نسائی کے معالجہ میں بمثیل کتاب ہے۔ ہر ایک مرض کا بیان و علاج نہایت مشرح و مفصّل سلیس عبارت میں لکھا گیا ہے۔ جو خواندہ عورات اس کتاب کو اپنا غمخوار اور شفیق بنائیں گی تو اس کی مدد سے صدہا خطرات و امراض سے نجات حاصل کر سکتی ہیں۔ قیمت کتاب مجلّد صرف ہے۔ و بصورت قیمت طلب ہے ہے

انتساد و علاج سل و دو تدبیر حرکت

یہ ایک عجیب اور کامیاب طریقہ علاج اس مہلک مرض کا ہے۔ جس میں نہ ایک پائی کی دوا صرف ہو اور نہ حکیم یا ڈاکٹر کو فیس دینا پڑے صرف چند اقسام کے حرکات سے جو کہ اس رسالہ میں مفصّل مع تصاویر کے دیگئی ہیں مریض شفایاب ہو جاتا ہے اسکا موجد ملک سوئیڈن کا ایک شخص ہے۔ قیمت رسالہ صرف ۶ر

ادویات ہومیوپیتھک

ممالک جرمنی و انگلستان و امریکہ سے منگایا ہوا بڑا ذخیرہ ہر قسم کی ادویات کا اس دوا خانہ میں موجود ہے۔ اور نہایت کفایت کی شرح سے بمقابلہ کلکتہ کے بہت ارزاں فروخت ہوتی ہیں اور بارہ ٹشوریمڈی طریقہ علاج کی کل دوائیں موجود ہیں۔ تھوک و خوردہ فروش دونوں قسم کا کام ہوتا ہے ❊❊

KHILAFAT LIBRARY

المشتہر
سید شبیر حسین رضؓ بلگرامی
مینجر ہومیوپیتھک فارمیسی شاہ آباد ضلع ہردوئی

المشتہر
سید شبیر حسین رضؓ بلگرامی مینجر دوا خانہ بھادر خان حکیم خادم حسین رضؓ خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی

زمزمۂ توحید

KHILAFAT LIBRARY

یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہٗ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابًا ولو اجتمعوا لہٗ وان یسلبھم الذباب شیئًا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ انّ اللہ لقوی عزیز

اے لوگو! تمہارے لیئے ایک مثال بیان کیجاتی ہے پس اسکو دل کے کانوں سے سنو۔ یقیناً جن چیزوں کو تم اللہ کے لیئے پوجتے ہو۔ ہرگز ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتیں۔ خواہ تمام اس بات کے لیئے متفق ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین جھپٹ کر لیجائے۔ تو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ پجاری اور بت دونو ناچیز ہیں۔ لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کہ کرنی چاہیئے۔ نہیں کی۔ کجا ایسی حقیر چیزونکو شریک خدائی ماننے لگے۔ اللہ تو وہ ہے جو یقیناً بڑی طاقت والا اور سب پر غالب ہے۔

اس آیت شریف میں جس نرالی طرز سے بت پرستی کا کھنڈن کیا گیا ہے وہ قرآن شریف کا ہی حصہ ہے۔ جس نرالے ڈھنگ سے اس آیت شریف میں شرک کا رد کیا گیا ہے وہ اس بات کی قوی دلیل ہے۔ کہ یہ کلام لاریب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور پھر اس آیت کو اُس زمانہ کیساتھ چسپان کیا جائے جس زمانہ میں یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ تو اسکا مزا کسی اہل ذوق سے پوچھئے۔ اُسوقت خاص مکہ شریف میں ۳۶۵ بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ توحید کے اموالک رتن سے عرب لوگ بالکل ناآشنا تھے اس سے اُتر کر ایران اور فارس وغیرہ میں اگن کنڈ یعنے آتش کدوں میں ہمیشہ آگ روشن رہتی تھی۔ اُس سے اُتر کر آپ اس آریہ ورت کو دیکھئے۔ آریہ ورت نے تو بت پرستی میں حد ہی کردی تھی۔ بیسیوں نہ سینکڑوں نہ ہزاروں نہ لاکھوں بلکہ وہ دیوتے پر دیوتا

تیس کروڑ دیوتاؤں

تک نوبت پہونچادی۔ لوگ ان دیوتاؤں کے بت بنا کر پوجتے تھے برہمنوں کے گھر تو سینکڑوں مگر شودروں کے گھر بھی دس دس پندرہ پندرہ بت تو ہر وقت موجود رہتے تھے بت پرستی ہی ایک کبیرہ گناہ ہے جسکے ساتھ کا کوئی اگم پاپ نہیں۔ مشرک آدمی کبھی راست گفتار اور نیکوکار ہو ہی نہیں سکتا اس بت پرستی نے کفار عرب کو یہانتک رذیل حالت کو پہنچا دیا تھا۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر قبائل کے قبائل کٹ مرتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے

خون کی ندیاں

بہ جاتی تھیں۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی سی حالت ہو رہی تھی۔ اس سے بڑھکر ان میں فسق وفجور یہانتک سرایت کرچکا تھا۔ کہ عرب لوگوں میں ماں بہن سے نکاح کرلینا ایک معمولی بات سمجھا جاتا تھا۔ مگر ہندوستان میں بھی یہ خرابیاں کچھ کم درجہ نہ رکھتی تھیں جہاں ایک طرف لوگ تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ وہاں دوسری طرف فسق وفجور کی لہر ایسی چلی ہوئی تھی کہ دام مارگی فرقہ اندر ہی اندر تمام ہندوستان کو تباہ کر رہا تھا یہ لوگ اپنی ماں بہن سے سماگم کرلینا

ثواب دارین

خیال کرتے تھے پھر لطف یہ کہ یہ اس فسق وفجور کی سند ویدوں سے لاتے تھے۔ بت پرستوں میں بتوں کے مندروں پر لوگ اپنی لڑکیاں بطور نذر کے چڑھایا کرتے تھے۔ جنکو بت پرست اپنی اصطلاح میں مرلیاں کہتے تھے ان معبدوں کے عقیدتمند اپنی اور اپنے خاندان کی اسی میں عزت سمجھتے تھے کہ اپنی پیاری بیٹیونکو دیوتاؤں کی نذر کردیں ہزارہا لڑکیاں بتوں پر وقف تھیں جنکا پیشہ زناکاری تھا انکے لیئے زنا عیب تھا بلکہ فخر سمجھکر کرتی تھیں۔ انکی زناکاری کی اُجرت پر مندر کے اکثر خدام اپنی زندگی بسر کرتے تھے اور دراصل مندر کی آمدنی کا یہ ایک وسیع ذریعہ تھا۔ یہ لڑکیاں آفت روزگار تھیں اور صدہا آدمی انکے زلف گرہگیر کے اسیر ہوتے تھے آپ لوگونکو کیا معلوم ہے کہ آج سے کچھ سال پہلے جگن ناتھ کے مندر میں کیا کیا انہونی باتیں ہوا کرتی تھیں جنکا تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور بدن کو لرزہ چھڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ مخلوق نے اپنے خالق کو بالکل فراموش کردیا تھا۔ ظلم کا دور دورہ تھا گناہ اور پاپ کے سیاہ بادل

گھٹاٹوپ چھائے ہوئے تھے

جبکی لاٹھی اسی کی بھینس والا معاملہ تھا لوگ کسی قانون کے پابند نہ تھے بیوؤں اور یتیموں کی آہ وبکا سننے والا کوئی نہ تھا۔ دنیا وہم پرستی اور باطل پرستی میں غرق ہو رہی تھی لوگ توحید کے اموالک رتن سے بالکل ناآشنا تھے بجائے توحید پرستی کے بت پرستی عناصر پرستی کواکب پرستی سانڈ پرستی غرضیکہ گوناگوں پرستیوں پر لوگ غلطاں وپیچاں تھے۔ لوگ روحانیت کے معراج سے گرکر ضلالت کے گڑھے میں گر چکے تھے رعیت کو حاکم ستاتے تھے اور زبردست عاجز کو کھاتے تھے۔ خیر وایثار کا نام دنیا سے اُٹھ چکا تھا۔ گویا کہ

KHILAFAT LIBRARY

فیج اعوج

کا زمانہ تھا۔ اگم اور گھور پاپ ہر جگہ جاری تھے گویا ظلم کے ماہ جیٹھ کا سورج دوپہر کو عین نصف النہار میں چمک رہا تھا۔ خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کا بازار گرم تھا۔ لوگ ہراساں و پریشاں تھے آئے دن کے جور و ستم سے تنگ آکر قریب تھا۔ کہ زمین شق ہو جائے آپ پوچھینگے کہ دنیا ایسی درگت اور دُرگتی کو کیوں پہونچگئی۔ تو اسکا صاف جواب یہ ہے کہ لوگوں نے

توحید کے امولک رتن

کو بھلا دیا۔ اور خدا سے منہ پھیرنے سے طرح طرح کی خطرناک بلائیں اٹھ کھڑی ہوئیں ہزار ہزار درود و سلام ہو ہمارے

سید و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

پر جنہوں نے ایسے دھندوکارہ میں توحید کا علم بلند کرکے لوگونکو تحت الثریٰ سے نکال کر روحانیت کی اٹاری پر بٹھا دیا لوگونکو فسق و فجور کے دلدل سے نکالکر تقویٰ و طہارت کی راہیں بتلائیں۔ انکے دل ہارے پاپونکے اور گناہونکے جھلس رہے تھے۔ مگر آپ کے گیان اور روحانیت کی بارش نے انکو شانت کردیا۔ آتش پرستوں کی دائمی آگ کو سرد کرکے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کردیا اور بت پرستوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔

یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب و المطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز

اے بت پرستو! تمہارے لیے ایک مثال بیان کیجاتی ہے پس اسکو دل کے کانوں سے سنو۔ یقیناً جن چیزوں کو تم اللہ کے سوائے پوجتے ہو ہرگز ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتیں۔ اور خواہ وہ تمام اسبات کے لیئے متفق ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین جھپٹ کرلے جائے۔ تو اس سے چھڑا نہیں سکتے پجاری اور بت خدا کے حضور دونو ناچیز ہیں۔ لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کہ کرنی چاہیئے ویسی نہیں کی۔ اللہ تو وہ ہے جو یقیناً بڑی طاقتوالا اور سب پر غالب ہے۔

صاحبان! ذرا اس آیت شریف پر غور کرو کسطرح معرفت تامہ کی تعلیم دیگئی ہے۔ مشرک لوگ اپنے بتوں کو خالق سمجھتے ہیں سو اللہ تعالےٰ انہیں مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ جن بتونکو تم اپنا خالق سمجھتے ہو بھلا یہ ایک مکھی تو بنا کر دکھلاویں۔ مکھی کا بنانا تو درکنار یہ تو پتھر ہیں اگر انپر کوئی مکھی بیٹھ جائے۔ تو یہ اپنے ہاتھ سے اُسے اڑا نہیں سکتے۔ جن میں یہ شکتی نہیں کہ اپنے سے مکھی اڑا سکیں وہ کس طرح تمہارے خالق ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح تمہاری بلائیں دور کرکے تمہاری سہائتا کرسکتے ہیں۔

بظاہر دیکھنے کو تو یہ سادہ الفاظ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت شناس دِل خوب جانتے ہیں کہ اس میں کس طرح روحانیت اور معرفت کے خزائن بھرے ہوئے ہیں اس آیت شریف کو سُن کر ان لوگوں کے دل پگھل گئے اور بتوں کو توڑ کر اور سچے دِل سے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہکر توحید کے پرستار بنگئے۔ میرے بھائیو! دیکھ لو کہ اسلام نے کس طرح مشرکوں کو موحد اور فاسقوں اور فاجروں کو متقی اور پرہیزگار بنا دیا۔ ہم اندھے تھے اسلام نے ہمیں آنکھیں دیں ہم لولے تھے اسلام نے ہمیں پاؤں پر کھڑا کیا ہم مُردہ تھے۔ اسلام نے ہمیں روحانی زندگی دیکر زندہ کیا۔ تو پھر میں آپ لوگوں سے یہ سوال کرونگا۔ کہ کیا وہ اسلام جس نے آپ لوگونپر ایسے ایسے احسان کئے جس نے حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیا جس نے تحت الثریٰ سے نکال کر

روحانیت کی اٹاری پر پہنچا دیا

کیا ہمارے ذمہ اسکا کوئی حق نہیں ہے۔ اور ضرور ہے۔ دیکھو آجکل اسلام پر مخالفین کس طرح حملے کر رہے ہیں وہ اسلام جس میں شانتی کی گنگا بہنی چاہیئے تھی۔ آج اس میں اسفدھی کی جوار بھاٹا کی خطرناک لہریں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں وہ اسلام جس نے ایران میں جاکر آتش کدوں کے آتشکدے ہمیشہ کے لیئے سرد کردیئے وہ اسلام جس نے سپین میں جاکر صلیبوں کو توڑ کر توحید کا نعرہ بلند کیا۔ وہ اسلام جس نے تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کا کھنڈن کرکے ایک رام نام کی لگن لگادی وہ اسلام جس نے دہریت کے سیاہ بھوت کو ایک جھنجھوڑ سے کچل ڈالا ہائے آج ہماری کانوں میں یہ دل خراش آواز پہنچتی ہے کہ فلاں مسلمان اشدھ ہوگیا فلاں نے جنیو پہن لیا۔

اے مسلمانو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکی اتم اور اکمل تعلیم نے ہمیں حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا انکا ہمپر اتنا بھی حق نہیں کہ انکے افراد کو جو ضلالت کے اتاہ میں ڈوب رہے ہیں سہارا دیکر باہر نکالیں۔ اے اس امام الرسل قدوۃ الانبیاء شفیع الامم زبدۃ الاصفیا کا دم بھرنیوالو! اے سرورانِ سرورِ مقبال شاہِ عارفان مرشدِ کاملاں کا کلمہ پڑھنے والو! اٹھو ہوشیار ہو جاؤ اگر سوتے ہو تو جاگو اگر جاگتے ہو تو

نوٹ:- اخبار کے خریدار نہیں بنائے جاتے (نہ بنائے جاویں گے) اور بغیر منگوائے بھیجا ہوا پرچہ کو واپس کرنا ضروری نہیں ہے۔ آئندہ کے لیئے خریدار نہیں سمجھے جائینگے۔ اور بھیجا ہوا پرچہ کی قیمت کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا۔ اگر خریدار رہنا منظور ہو تو اطلاع دینا ضروری ہے۔ اگر کوئی صاحب اخبار کا نمونہ دیکھنا چاہیں تو ۲ دو پیسے کا ٹکٹ بھیجدیں۔ نمونہ قرآن شریف کو ہاتھ لگانے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرو۔ توحید کے نور سے ظلمت نہیں ٹھہر سکتی۔ آخر سچ کی جے (فتح) اور جھوٹ کی شکست ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پنڈت دیانند کے ویدبھاش پر سرسری نظر

(رگوید سنگھتا)

KHILAFAT LIBRARY

پہلے آسٹک کا پہلا منڈل کا پہلا اوھیائے
کی پہلی سوکت اگنی دیوتا بشوامتر کے بیٹے
مدھوچھندا رشی گائتری چھند (وزن) کہہ کر سر

ضروری نوٹ ہم اصلی مضمون شروع کرنے سے پہلے یہ جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس میں اوّل ہم انہیں منتروں کا ترجمہ جو ہندوستان کے یگانہ فخر اور سنسکرت کے عالم بے بدل پنڈت رومیش چندر دت اور یوروپین محققین پروفیسر ولسن صاحب اور ڈاکٹر میکس مولر صاحب اور ڈاکٹر روسن صاحب وغیرہ وغیرہ نے کیا ہے آپ صاحبان کے سامنے پیش کرینگے اور اسکے سامنے اسی منتر کا ترجمہ جو سوامی دیانند صاحب نے کیا ہے۔ وہ آپ لوگوں کے سامنے رکھینگے۔ پنڈت رومیش چندر دت اور پروفیسر ولسن صاحب اور ڈاکٹر میکس مولر صاحب اور ڈاکٹر روس صاحب کے ترجمے آپس میں بالکل ملتے جلتے ہیں اسلیئے ہم انکے متفقہ ترجمے کو اصلی ترجمے کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اسکے نیچے پنڈت دیانند کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اس کو پڑھکر ناظرین خود ہی سمجھ لیویں کہ پنڈت صاحب نے ان منتروں کے ترجمہ میں کیا عجیب مسخرے پن کی چال کھیلی ہے کہ جو چال بہت مدت تک ہرگز نہیں چل سکتی۔

پہلا منتر

اصل ترجمہ۔ میں اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گرو
کارکن اور دیوتاؤں کی نذریں پہونچانے والا
اور بڑا شرافت والا ہے اس کی مہما کرتا ہوں

پنڈت دیانند کا ترجمہ (پہلے معنی اگنی کو ایشور بنا کر) ہم لوگ اگنی (اگنی کی بجائے ایڈیٹر) تعریف کرنیکے لائق ودوانوں (عالموں) کے ست کار (تواضع) سنگھم (میل) مہما (جلال) اور کرم دینے والے اور قبول کرنیوالے پیدائش کے وقت سے پہلے پدارتھوں وغیرہ سرشٹی کے دھارن کرنے اور بار بار پیدائش کیوقت میں کثیف مخلوق کے رچنے والے اور موسم موسم میں اُپاسنا کرنے کے لائق اور یقیناً منوہر زمین یا سونا وغیرہ رتنوں کے دھارن کرنے یا دینے اور سب چیزوں کے پرکاش کرنیوالے پرمیشور کی تعریف کرتے ہیں۔

دوسرے معنی (اگنی کو آگ مانکر) اپکار کے لیئے ہم لوگ ودیا وغیرہ دان اور صنعت کاری سے پیدا کرنیکے لائق چیزوں کے دینے والے اور ان چیزوں کے پیدا کرنیکے پیشتر بھی تورنے قبول کرنے اور کشش وغیرہ کے اوصاف رکھنے والے اور صنعت کاری کے ذریعوں کے موجب اچھے اچھے سونے وغیرہ رتنوں کے قبول کرانے لڑائیوں میں کل والے ہتھیاروں سے فتح دلانے والے دنیوی آگ کی بار بار خواہش رکھتے ہیں۔

دوسرا منتر

اصل ترجمہ۔ اگنی دیوتا پہلے رشیوں کے نزدیک تعریف کے لائق تھے۔ نئے رشیوں کے نزدیک بھی تعریف کے لائق ہیں ایسا ہو کہ اگنی ان دیوتاؤں کو اس طرف متوجہ کرے۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ زمانہ حال اور پہلے زمانہ کے عالم دیدوں کے پڑھنے والے برہمچاری اور نئی دلیل اور کاموں میں ٹھہرنے والے پران مطلب کو دیکھنے والے عالم ان لوگوں کی دلیل اور وجوہات میں رہنے والے پران ان سب کو (پرمیشور) اگنی کی بجائے ایڈیٹر) تعریف کرنیکے لائق اور یہ دنیوی آگ ہمیشہ کہوجنے کے لائق ہے

تیسرا منتر

اصل ترجمہ۔ اگنی کے وسیلے سے پوجاری کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور جو شہرت کا چشمہ اور انسان کی نسل کو بڑھانیوالی ہے۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ جو آدمی اچھی طرح ایشور کی اپاسنا اور دنیوی آگ کو ہی حکموں میں لاکر ہر روز روح اور جسم کو طاقت دینے والا اور جو عمدہ تعریف کو بڑھانے والا اور جس کو اچھے اچھے عالم اور سورببر لوگ چاہا کرتے ہیں علم اور سونا وغیرہ اس عمدہ دولت کو آسانی سے حاصل کرتا ہے۔

ہمارا نوٹ ہر ایک منتر کے شروع میں پنڈت دیانند جی نے اپنی طرف سے بجائے اگنی کے ایشور کا لفظ لکھا ہے اب پرمیشور کی اُپاسنا اور دنیوی آگ کے اپکار سے کیا کیا پھل پیدا ہوتا ہے۔ سو اسکا اگلے منتر میں ایڈیشن کیا ہے۔

(۲) اس منتر کے دیانندی ترجمہ کو پڑھکر ہمارے ناظرین معلوم کرسکتے ہیں کہ پنڈت دیانند کے خیال کے موافق پرمیشور کی اپاسنا سے صرف علم اور سونا وغیرہ عمدہ دولت آسانی سے حاصل ہوتی ہے گویا ایشور کی اُپاسنا (حمد وثنا) کا یہ روحانی نتیجہ ہے کیا روحانی تعلیم اسی کا نام ہے کیا علم اور سونا مسٹر بریڈلا کو حاصل نہیں کہ جو نہ ایشور کو مانتا ہے اور نہ اسکی اُپاسنا کرتا ہے اور کیا خود آریوں میں

جو لوگ ایشور کی اُپاسنا نہیں کرتے ان میں کوئی عالم اور روپیہ والا نہیں ہے۔

چوتھا منتر

اصل ترجمہ ہے اگنی جس یگ کے چاروں طرف تم موجود رہتے ہو (قدیمی آریہ قربانی کیوقت چاروں سمتوں یعنے شمال جنوب مشرق مغرب آگ روشن کیا کرتے تھے۔ انکو وہ اپنی اصطلاح میں اہاوانیا۔ مارجالیا۔ گارہاپیا۔ اگندر سیابت کے نامونسے پکارتے تھے۔) اس یگ کو کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا۔ اور وہ یگ یقیناً دیوتاؤنکو پہونچتا ہے

پنڈت دیانند کا ترجمہ (پہلے معنے اگنی کو ایشور مانکر) ہے پرمیشور اب ہر جگہ موجود ہو کہ جس ہنسا اور ضرر رساں وغیرہ نقص سے مبرّا علم وغیرہ چیزوں کے دان روپ یگ کو سب طور سے پرورش کرنیوالے ہیں وہی یگ عالمونکے بیچ میں پھیل کر جگت کو سکھ دلاتا ہے۔

دوسرے معنی (اگنی کو آگ مانکر) ویسے جو دنیوی آگ زمین وغیرہ چیزوں کے ساتھ بہت سے نقصوں سے الگ ہو کر جس زوال وغیرہ نقصوں سے مبرّا کاریگر یا کارخانہ والے یگ کو سب طور سے پورا کرتا ہے وہ یگ اچھے اچھے سامانوں میں حاصل ہو کر سب کو فائدہ مند ہوتا ہے۔

---

* دیکھئے دیانند جیکا صریحاً الٹ پھیر اوپر ہے اگنی کی جگہ پرمیشور کہا ہے مگر دوسرے ترجمہ میں آپ ہے یا "اے" کہکر جو اگنی دیوتا کو مخاطب کیا گیا تھا اسے بالکل اڑا جاتے ہیں اور اپنی من گھڑت تاویل کے لیئے قواعد اور صرف ونحو یا دیا کرن کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے مخاطب کی جگہ غائب کا صیغہ بدل کر بجائے ایک دعائیہ جملہ کہنے کے دنیوی علوم وفنون کے لیئے اسے اوپدیش بتاتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

پانچواں منتر

اصلی ترجمہ (اگنی دیوتاؤں کو بُلانیوالا اور کامونکو پورا کرنیوالا اور مختلف کرشمونکے کرنیوالا وہ دیوتاؤنکے ساتھ یہاں (اس یگ میں) آوے

پنڈت دیانند کا ترجمہ اگنی کے دونو معنے لیکر یعنے اُسے پرمیشور اور دنیوی آگ مانکر اور ملاجلا کر ترجمہ) جو انباشی آپ سے آپ ظاہر وہمہ دان ہے اور جس نے پرمانو (نہایت باریک ذرّے) وغیرہ اشیاء اور انکے عمدہ عمدہ صفات بنا کے دکھلائے ہیں جو سب علم سے مشرف وید کا اوپدیش کرتا ہے جس سے پرمانو وغیرہ چیزوں سے سرشٹی کے عمدہ اشیار کا درشن ہوتا ہے۔ وہی شاعر یعنی **عالم کل** ایشور ہے۔ ویسے ہی دنیوی آگ بھی کثیف اور لطیف اشیار سے کلوں کیساتھ ملکر ملک ملک میں پھرنیوالا دکھلایا ہے جسکا نہایت عجیب شرون ہے وہ پرمیشور عالمونکے ساتھ ملنے جلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ویسے ہی جو عالمونکا ہت یعنے انکے لیئے سکھ والا عمدہ صفات کا لی ہر کرنیوالا سب دنیا کو جاننے اور رچنے والا پرماتما اور جو دنیوی آگ سب زمین وغیرہ اشیار کے ساتھ موجود اور کلونکے کارخانونکے علم کا بڑا موجب اور باعث ہے۔ جسکو عجیب یعنے نہایت حیرانی والا سنتے ہیں۔ وہ دب گنوں کیساتھ جانا جاتا ہے۔

---

* عجیب بات ہے ایشور ویدوں کے چار ملہم چار رشیوں کیساتھ تو بولتے اور بات چیت کرتے ہیں حالانکہ اسوقت کوئی عالم موجود نہ تھا اور اوروں کے لیئے یہ نصیحت کرتے ہیں کہ پرمیشور عالمونکے ساتھ ملنے جلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بھلا اگر کسی کو دنیا کے شروع میں ایشور سے ملنے جلنے کی خواہش ہو تو

چھٹا منتر

اصل ترجمہ ہے اگنی تم سیون کرنے والے یجمان کا بھلا کروگے۔ ہے اگنی وہ بھلائی در اصل تمہاری ہی بھلائی ہے۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ (صرف اگنی کو ایشور بناکر) ہے کائنات کے عضو زمین وغیرہ اشیار کو ایشور اور رحیم کے اعضا کو ہمہ واں طور سے اسکی شکل ہوکر حفاظت کرنے والے سب کے دوست پرمیشور جس سبب سے آپ بلا حرص ولالچ کے عمدہ عمدہ اشیار کے دان کرنیوالے انسان کے لیئے بھلائی جو کہ بڑے عالموں کے لائق اسکو کرتے ہیں۔ سو یہ آپ ہی کا سچا سبھاؤ ہے

وہ کیونکر ملے کیونکہ اسوقت عالم کہاں سے ہونگے اور پھر وہ عالم بھی کیسے ہونگے لالہ منشراج اور لالہ دیوان چند جیسے بی۔ اے۔ ایم۔ اے یا ڈاکٹر بہاردواج جیسے علم جراحی کے ماہر یا ڈاکٹر میکس مولر جیسے عالم یا پنڈت دیانند جیسے ودوان بہر صورت جس قدر آدمی پنڈت دیانند سے سماگم کرنے سے ایشور پراپت ہوئے ہیں ان کی فہرست تو ضرور مشتہر ہونی چاہیئے۔

---

* حاشیہ۔ پنڈت دیانند جی خود ہی اس صفحہ میں اس منتر کے متعلق اپنے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ یہاں پران کے معنے ایشور کے لیئے گئے ہیں پس ایشور کے معنے لیکر اسکے معنے بریکٹ کے اندر لکھدیئے گئے ہیں۔ ناظرین دیکھیں کہ پنڈت صاحب صرف پانچ منتروں تک وہ بھی بڑی دقت سے لفظ اگنی کے دو مختلف متضاد معنے گھڑ سکے۔ اور آخر کو چھٹے منتر میں ایسا کرنے اور ایک ہی منتر میں "دھرم اور علوم وفنون" دونوں کی تعلیم دینے سے رہ گئے۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ - نکتہ - رائیں

ایسی ضد کا کیا ٹھکانہ

آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر لالہ دیوانچند ایم - اے ۲۵ - نومبر کے الیشو میں فرماتے ہیں کہ مسلمانو نکا خدا ایک خاص جگہ عرش پر رہتا ہے ہر جگہ موجود نہیں اس عرش کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں جیساکہ سورہ اعراف میں لکھا ہے تحقیق خدا تمہارا وہ خدا ہے جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو چھ روز میں اور بعد ازاں قرار پکڑا عرش پر۔"

ہم آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر ایم - اے کو کئی دفعہ دوستانہ مشورہ دے چکے ہیں۔ کہ پہلے آپ اپنے مذہب کا مطالعہ کریں اس کے بعد دوسروں کی فکر بی - اے اور ایم - اے بنجانا اور بات ہے اور مذہبی عقائد سے آگاہی حاصل کرنا اور بات - بھلا جو اعتراض آپنے اپنے گھمنڈ میں اسلام پر کیا ہے اگر یہی تعلیم تمہارے وید وغیرہ دیتے ہوں تو پھر آپ کیا حیلہ تراشینگے پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو - پھر اسکے بعد دوسروں کے تنکے کی طرف انگشت کرو - تمہارے یجروید اکتیسواں ادھیائے کے پہلے نمبر میں لکھا ہے "اے منشو! سب پرانیوں کی ہزاروں آنکھیں ہزاروں پاؤں جس سروویاپک یگ الیشور میں ہیں - وہ پرش ہے - وہ تمام بھوگول میں سب طرف سے بیاپت یہ پانچ استھول (حواس خمسہ) پانچ سوکھشم دس بھوت جنکے انگ ہیں وہ سب جگت کو اولنگھ (یعنے تمام مخلوق کو کوکر) ٹھہرا ہے اب اے ست کے گرہن کرنیوالو! اور است کے تیاگنے والو تمام مخلوق کو کوکر ٹھہرنیکا استوی علی العرش کیساتھ مقابلہ کرو جس آیت پر آپنے اعتراض کیا وہ آیت شریف یہ ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش ط یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جس نے چھ وقتوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر عرش پر قرار پکڑا یعنی تنزّہ کے مقام کو اختیار کیا یاد رہے کہ استوا کا لفظ جب علیٰ صلہ ہوتا ہے یعنے اعلیٰ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس چیز کا اس مقام پر قرار پکڑنا جو اسکے مناسب حال ہے جیسا کہ قرآن شریف میں درج ہے واستوت علی الجودی پارہ ۱۲ یعنے نوح کی کشتی نے طوفان کے بعد ایسی جگہ پر قرار پکڑا - جو اسکے مناسب حال تھی سو اسی لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے استوار کا لفظ اختیار کیا یعنے خدا نے ایسی وراء الورا جگہ پر قرار پکڑا جو اسکے تنزّہ اور تقدس کے مناسب حال تھی۔ غرض . . . . . .

. . . . . .

عرش پر قرار پکڑنا مقام تنزہ کی طرف اشارہ ہے۔ تا ایسا نہو کہ لوگ ویدوں کے بینظیر مفسر شنکر اچاریہ کی طرح خالق اور مخلوق کو باہم مخلوط سمجھ لیں - پھر اب کہاں سے ثابت ہوا کہ خدا عرش پر مقید ہے اور محدود ہے قرآن شریف تو ڈنکے کی چوٹ اسبات کا اعلان کرتا ہے وھو معکم اینما کنتم یعنی جہاں کہیں تم ہو - اسی جگہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں

آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر ایم - اے کا یہ اعتراض بھی پہلے اعتراض کی طرح سراسر جہالت پر مبنی ہے کہ خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں قرآن شریف نے آٹھ کا ذکر کیا ہے وہاں فرشتوں کا ذکر نہیں۔ مگر آپ کے ہاں تو یہ بات مسلّم ہے کہ آٹھ دیوتا اسکے تخت سلطنت کو اٹھا رہے ہیں تسلی کے لیئے ملاحظہ ہو ستیارتھ ص۴۲ سنو اور کانوں کے پردے کھولکر سنو مسلمانو نکا یہ عقیدہ ہرگز ہرگز نہیں کہ عرش کوئی جسمانی اور مخلوق چیز ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے تمام قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ - اس میں ہرگز یہ نہیں پاؤ گے خدا نے بار بار قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز جو کوئی وجود رکھتی ہے اسکا میں ہی پیدا کرنیوالا ہوں میں ہی زمین اور آسمان اور روحوں اور انکی تمام قوتوں کا خالق ہوں - میں اپنی ذات میں آپ قائم ہوں اور ہر ایک چیز جو میرے ساتھ قائم ہے - ہر ایک ذرّہ اور ہر ایک چیز جو موجود ہے وہ میری ہی پیدائش ہے مگر یہ کبھی نہیں فرمایا - کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز ہے بلکہ استوٰی علی العرش کے وہی معنے ہیں جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

آسمان اور زمین کو چھ روز میں بنایا

یہ اعتراض بھی مثل دوسرے اعتراضوں کی طرح عدم واقفیت کا نتیجہ ہے - یوم کے معنے وقت ہیں اور ستّۃ ایام سے مراد چھ وقتوں سے ہے اور آپ کے ہاں تو پیدائش کا طریق ایسا لکھا ہے جسکی دلیل مفقود ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹ میں درج ہے پرکرتی سے آکاش آکاش کے بعد وایو وایو کے بعد اگنی - اگنی کے بعد جل - جل کے بعد پرتھوی - پرتھوی سے بناسات - بناسات سے اناج - اناج سے نطفہ نطفہ سے انسان - کیوں لالہ دیوان چندجی یہاں بھی کوئی ستتہ ایام کا پتہ لگ سکتا ہے اور پھر ہر ایک کال چھ مراتب کے طے کرنیکے بعد ہی پورا ہوتا ہے اور آجکل تو پرائمری مڈل انٹرنس

جن دوستوں کے پاس نور کا نمونہ پہونچے وہ پسندیدگی یا عدم پسندیدگی سے اطلاع دیں ورنہ آخر جنوری کو بذریعہ وی - پی ارسال خدمت ہوگا۔

ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے اور یہ بھی چھ مراتب ہی لکھے گئے ہیں۔

اپنی گریبان میں منہ ڈالو!

پھر آگے چلکر آریہ گزٹ کا ایم۔ اے ایڈیٹر لکھتا ہی۔ کہ بائبل کے خدا کی طرح قرآن (شریف ایڈیٹر) کا خدا بھی سخت مزاج ہے۔ اور لوٹ کی اجازت دیتا ہے اب اسکے جواب میں ہم "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کے اور کیا کہیں قرآن شریف میں "لوٹ" وغیرہ تو تم ثابت کرتے ہی کروگے۔ مگر پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔ منو باب ۵ منتر ۲۵ پھر باب ۱۰ منتر ۱۲ کو ذرا تعصب کی عینک اُتار کر دیکھو کہ کس سفاکی سے ویدک ایشور نے لوٹ مار کے متعلق ناطق حکم نافذ فرمایا ہی اگر اسپر بھی شانتی نہو تو اس اُنیسویں صدی کے رشی اور مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی جو رحم اور دیا کے مجسّم دیوتا تھے۔ انکی ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۱۹۲ پہ آٹھویں سملاس میں سوامی جی کے نرم تعلیم کے نمونے ملاحظہ فرماویں جس میں وہ دشمنوں کا مال واسباب اور عورتوں کو لوٹنے اور بانٹنے کی کھلم کھلا تعلیم دیتے ہیں مگر آریہ دوستوں نے اپنے پُستکوں کو تو اٹھا کر دیکھنا نہ ہُوا۔ کہ اس میں کیا بھرا ہوا ہے، انہوں نے تو اعتراضوں کی ٹھیکہ داری لے رکھی ہے اب مہاشہ جی ذرا قرآن شریف کی تعلیم بھی ملاحظہ فرمایئے قرآن شریف اپنے پیروؤں کو کیا کہتا ہے۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ترجمہ لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑیں۔ اور حد سے مت بڑھو۔ صرف انہی لوگوں کو جنگ کی اجازت دیجاتی ہے جن سے جنگ کیجارہی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور ہم دعوی سے یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کی کوئی جنگ دولت ملک گیری اور خواہ نخواہ لوگوں کے پامال کرنیکے لیئے نہیں ہوئی کیا کوئی ست کا تیاگنے والا اور ست کو گرہن کرنیوالا ہے جو ویدک احکام کا قرآن شریف کی اس آیت سے مقابلہ کرکے

اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو!

اسی مضمون میں آگے چل کر آریہ گزٹ کا فاضل ایڈیٹر ایم۔ اے لکھتا ہے کہ قرآن (شریف ایڈیٹر) کا خدا قسمیں کھاتا ہے اسجگہ بھی اس ایم۔ اے ایڈیٹر نے جہالت کے باعث سخت طفلانہ ٹھوکر کھائی ہے۔ اعتراض کرنیکے پہلے ایم۔ اے ایڈیٹر کو ویجروید بھاش کے چھٹے اودھیائے کے ۲۲ منتر کو دیکھ لینا چاہیئے تھا کہ بانیٔ سماج نے اسکی کیا تفسیر کی ہے بانیٔ سماج مذکورہ بالا منتر کی یہ تفسیر فرماتے ہیں "ہے (ورن) نیا کرنے والے سبھا پتی (منصف راجہ) کئے ہوئے میں نیا اگھنیا رہ نہ مارنے یوگ گئو آدی (گائے وغیرہ کی قسم کے جانور) پشوؤں کی سوگند (قسم) ہے۔ ذاتی اسی پرکار (اسی طرح) جو آپ کہتے ہیں اور ہم لوگ بھی شپت (قسم) کرتے ہیں۔ آپ بھی اس پر تگیا (قانون) کو مت چھوڑیئے اور ہم لوگ بھی نہیں چھوڑینگے"۔

اب غور کرو۔ گئو آدی پشوؤں میں کسقدر جانور۔ گائے بیل۔ ہرن۔ بکری اونٹ سور وغیرہ وغیرہ شامل ہیں پھر موجودہ جو منوجی اور بھرگو جی کی جامع سنگھتا برابر بالا دیکھو منو ۸ کا ۸۸ شلوک جس میں گائے اور سونا وغیرہ کی سوگند ہے۔ پھر منو ۸ کے ۱۰۹ شلوک کو دیکھو جس میں قسم کے وسیلہ سے اصلی بات کو دریافت کرنیکا حکم دیا ہے۔ پھر منوجی کے ۸ کے ۱۱۰ شلوک کو دیکھیے۔ جس میں بڑے بڑے دیوتا اور رشی لوگوں نے کام کیواسطے قسم کھائی ہی اور بسوامتر کے جھگڑے میں لشٹ رشی نے پیون کے بیٹے سراماں راجہ کے روبرو قسم کھائی ہے اب ہم ان لوگونکا کیا علاج کریں کہ جو اپنی مذہبی کتابوں کو اٹھا کر تو دیکھیں نہیں اور ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھکر خواہ مخواہ لوگونکے منہ آنا شروع کردیں۔

ہماری پاک کتاب میں قسموں کا ہونا ایک معجزہ ہے اور عظیم الشان معجزہ ہے بلکہ اسلامی اصطلاح کے مطابق ایک آیت اور نشانِ نبوت ہے کیونکہ عرب میں ایک مثل تھی ان الایمان تدفع الارض بلاقع یعنی جھوٹی قسمیں ملک کو ویران کردیتی ہیں اور منو ۸ کے ۱۱ شلوک میں فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کھانے سے اس لوگ میں اور پرلوگ میں ستیاناش ہوجاتا ہے۔ پنجاب میں مثل مشہور ہے۔ کہ "جھوٹی قسم کھانیوالیکا تلا مولا پٹیا جاندا ہی" اب ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو قرآن اور صاحبِ قرآن اسقدر قسموں کے ساتھ کیسا فاتح اور کیسا مظفر و منصور ہوا کہ اسکے دشمنوں کا نام ونشاں نہ رہا۔ تعصب کی پٹی اُتار کر جس نے آپ کی دوربین نگاہ کو دھندلا کر رکھا ہے غائر نگاہ سے دیکھو اور ان قسموں کا ثبوت تجارب اور ضرب المثلوں اور منو کے اقوال سے معلوم کرو بانیٔ اسلام جیسے ہیں تمہارے اقوال و افعال سے ظاہر ہیں مگر ذرا گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو۔ کہ کسطرح روز افزوں ترقی اسلام اور بانیٔ اسلام اور عرب کی ہو رہی ہے پس اگر قسم زہر تھی۔ تو اسنے تریاق کا کام دیا اور اگر حق ہے تو کیا حقیقت حق کو آشکارہ کیا کہ اسلام کی اٹل اور امٹ اور نرودش تعلیم بت پرستوں کے بُت توڑتی ہوئی دام مارگیوں کو جھنجھوڑتی ہوئی ناستکونکا ستیاناش کرتی ہوئی تمہارے ملک میں بھی آبراجی۔ اب عاقل کے لیئے اشارہ ہی کافی ہے۔

قرآن شریف میں ملائکہ کا نزول اور آریہ گزٹ کی بھول

اس کے بعد اسی

جن دوستوں کے پاس نور کا نمونہ پہونچے وہ پسندیدگی یا عدم پسندیدگی سے اطلاع دیں۔ ورنہ آئندہ جنوری کو بذریعہ وی۔ پی ارسال خدمت ہوگا۔

اعلان ضروری

چونکہ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت بلا وعرب کو برائے تبلیغ جانیوالا ہے اسلئے اپنی سب کتابوں کو جو سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہیں اور جو اردو و پنجابی نظم و نثر میں ہیں جو کہ قریباً ایک ایک روپیہ سے کم کی نہیں ایک ایک بنڈل باندھا ہے جکی اصل قیمت فی بنڈل ایک روپیہ ہے۔ مگر میں فی بنڈل چار آنہ پر دیتا ہوں جو صاحب خریدنا چاہیں اور جلسہ دسمبر پر آکر وصول کرلیں یا منگوانا چاہیں تو منگوا لیں۔ اور ہم رجسٹری کرکے بھیج دینگے۔ تاہم جو صاحب منگوانا چاہیں اور جلسہ دسمبر پر آکر وصول کرلیں تو بہتر ہے اسلئے ایسا نہ ہو کوئی صاحب

پرچہ میں آریہ گزٹ کا فاضل ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ قرآن شریف نور میں فرشتوں کا جگہ بہ جگہ ذکر ہے۔ بغیر فرشتوں کے خدا کا کام چلتا نہیں" یہ پڑھکر ہمیں سخت حیرت ہوئی کہ وہ انسان جسے اپنے مذہب کی بھی واقفیت نہو۔ وہ کس برتے پر ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھتا ہے۔ ایڈیٹری جیسے اہم کام کو اپنے ذمہ لینا کوئی آسان کام نہیں۔ اسکے لیئے ایسے دماغ کی ضرورت ہو جسے نیچر کے ساتھ مناسبت ہو۔ جس کے معلومات کا دائرہ کوئین کے ینڈک کیطرح صرف اپنے ہی مذہب تک محدود نہو بلکہ اسکے معلومات کی وسعت کم از کم اپنے ملک کے مختلف مذاہب پر حاوی ہو ورنہ خالی دم چھلوں سے کچھ نہیں بنتا۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے ہو جانا اور بات ہے اور مذہبی اخبار کی ایڈیٹری کرنا اور امر ہے۔ اسوقت آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر کا ملائکہ کی ہستی پر اعتراض کرتے ہوئے دیکھکر مجھے سخت حیرت ہوئی ہے۔ آریہ گزٹ کا ایم۔ اے ایڈیٹر اگر اور کسی نکتہ خیال سے نہیں تو کم از کم ایک مذہبی اخبار کے ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ہی رگوید بھاشیہ ہو سکا۔ مولفہ رشی دیانند کو پڑھ لینا تو کم از کم آج ایسی طفلانہ غلطی نہ کرتا رگوید بھاشیہ ہو سکا کے صفحہ ۴۴ پر رشی جی فرماتے ہیں تمام مخلوقات کے محافظ جملہ کائنات کے حاکم اور سب کو قائم رکھنے والے پرماتما نے تمام موجودات کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں پر منقسم کرکے قابو میں کر رکھا ہے (بحروید ادھیائے ۱۴ منتر ۳۱) اب دیکھیے کس طرح ویدک ایشور ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی مدد کا سہارا لیتا ہے۔ دیوتا اور فرشتے دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں مگر جن کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہو وہ کس طرح نرپکش نگاہ سے دھارمک اصولوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ایڈیٹر آریہ گزٹ سے ایک سوال

آریہ گزٹ کے ایڈیٹر نے ۲۵- نومبر کے پرچہ میں بہت سے بے سروپا دعووں سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ بائبل کا خدا لیٹرا۔ ہندوؤں کا خدا پوپ اور مسلمانوں کا خدا مار دھاڑ کرنیوالا مگر ہمارا خدا سب سے افضل سب سے اتم سب سے اعلیٰ۔ **باقی سب ڈھول کا پول**۔ مگر ہم ایڈیٹر آریہ گزٹ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ روح اور مادہ خدا کی طرح خود بخود ہیں۔ اونکی اوت پتی میں ایشور کا کچھ تصرف نہیں بلکہ جس طرح خدا خود بخود ہے اسی طرح روح اور مادہ بھی خود بخود ہے جیسا کہ پنڈت دیانند جی کا یہ بچن ہے۔ کہ ارواح اور مادہ اپنی تمام قوتوں اور حسوں اور خاصیتوں کے ازلی اور ابدی ہیں یعنی خود بخود (خدا) ہیں اور پھر روح اور مادہ میں قوت الاتصال اور انفصال اور خواہش بھی ازلی ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۳۔

اب جب کہ روح اور مادہ کا کوئی خالق نہیں بلکہ خدا کی طرح یہ بھی خود بخود ہیں اور پھر ان میں باہمی اتصال اور میل ملاپ کی خواہش اور اشیاء بھی ازلی ہے تو اس صورت میں آریہ سماج کے نزدیک ایشور کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ٹھہرا دریں صورت آریہ اور دہریہ میں کیا فرق۔ امید کہ ہمعصر آریہ گزٹ ویدک ایشور کو سرد شکتی مان ثابت کرنیکے لیئے ضرور اس سوال کو حل کریگا

ایک دلخوش کن تبدیلی

ہمعصر "برہمو پرچارک" لکھتا ہے کہ ہمیں یہ دیکھکر از حد خوشی ہوئی۔ کہ اب آریہ سماجی اخباروں میں اور پلیٹ فارمو نپر بہت کچھ فراخدلی کا اظہار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ہمیں وہ زمانہ یاد ہے۔ جبکہ آریہ سماجی محمدؐ اور مسیحؑ کا نام عزت کیساتھ لینا بھی بے عزتی خیال کرتے تھے اب پرکاش میں سوامی دیانند کا ذکر کرتے ہوئے باوجود حضرت محمدؐ اور بھگت مسیح کی خوبیوں کو تسلیم کرتے ہوئے مقابلتاً سوامی صاحب موصوف کو اعلیٰ ظاہر کیا گیا ہے اس قسم کا مقابلہ بہت ہی غیر موزون معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک بزرگ کی قدر اس کے حالات مقام و وقت پیدائش اور کام کے مطابق ہوتی ہے جس زمانہ میں حضرت محمدؐ صاحب اور مہاتما مسیح کا دنیا میں ظہور ہوا تھا۔ اسوقت حالات بہت عجیب تھے دنیا میں اسقدر تہذیب اور تعلیم موجود نہ تھی انکو بہت ہی مخالف حالت میں سر توڑ کام کرنا پڑا۔ انیسویں صدی کے بزرگوں اور ریفارمروں کا اُن سے مقابلہ کرنا ہمارے خیال میں ایک بہت فضول حرکت ہے اسلیئے ہم زور سے یہ رائے دیتے ہیں کہ اس قسم کا مقابلہ بجائے اسکے کہ دنیا میں امن و صلح پیدا کرے الٹا فساد اور دشمنی کا باعث ہوگا" پرمیشور کرے وہ دن جلد آئے جبکہ ہمارے آریہ سماجی ہر ملک کے شاستروں و کتب مقدسہ میں صداقت کو دیکھ سکیں اور وہ یہ سمجھیں کہ ایشور کا گیان محض انہیں کی کتابوں تک محدود نہیں بلکہ ہر ملک اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

"تعصب کی پٹی" "اوتار کر دیکھو"

جو نرپکش رائے ہمعصر برہمو پرچارک نے آریہ سماج کو دی ہے اگر آریہ دوست تعصب کی پٹی، اپنی آنکھوں سے اتار کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پر ظہور سے پہلے عرب دیش پر گھٹا ٹوپ اندھیرا بادل چھائے ہوئے تھے۔ فسق و فجور اسقدر رواج پر تھا۔ اور تو اور ماں بہن سے نکاح کرنے تک دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ نہ صرف عرب دیش ہی بلکہ اس آریہ درت میں بھی ان دنوں اگر ایکطرف تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی۔ تو دوسری طرف دام مارگی اندر ہی اندر اپنے فسق و فجور سے لوگوں کی ارواح کو بھرشٹ کر رہا تھا۔ جب ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور آپ نے توحید کی دعوت

دی تو لوگوں نے آپکی مخالفت میں ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ آپکو طرح طرح کی ایذا اور تکالیف دی گئیں۔ مگر سچ کے آگے جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ نور کے آگے ظلمت نہیں ٹھہر سکتی۔ آخر مخالفوں کو نیچا دیکھنا پڑا۔ وہ اجڈ اور کرخت ملک جس میں فسق اور فجور حد سے تجاوز کر چکا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر قبائل کے قبائل کٹ مرتے تھے۔ مگر آپ کے دردمند دل کے طفیل ایسے دمندوکارہ میں نور کا اجالا ہوا۔ جس نے عرب دیش کے علاوہ اس آریہ ورت کو بھی منور کر دیا۔ توحید کا چشمہ پھوٹا جسنے عرب دیش کے تپتے ہوئے اور آریہ ورت کے جھلسے ہوئے دلپر امرت کی بارش سے ٹھنڈک ڈالدی کوئی احسان فراموش ہو تو آپ کے احسانوں سے روگردانی اختیار کرے۔

KHILAFAT LIBRARY

برخلاف اسکے رشی دیانندجی مہاراج ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جب کہ ہر طرف توحید کی لہر ٹھاٹھیں مار رہی تھی۔ مسلمان لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ برہمو سماج ایک الیشور کے گیت گا رہے تھے سکھ صاحبان ست سری اکال کے جیکارے بول رہے تھے۔ ایسے وقت میں اگر کسی نے توحید کی دعوت دی اور ہوا کا رُخ دیکھکر دوسرے لوگ بھی شامل ہو گئے۔ تو کیا اسحالت کا اس حالت سے مقابلہ کرنا جبکہ لوگ "اندھیر گھپ گھیر" میں پڑے ہوئے تھے ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔" فتفکروا یا اولو الابصار ط

ایک آریہ کا آریہ بھائیوں سے سوال

جو سوال کہ میں اب کر رہا ہوں۔ اس کی بابت یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اس سوال کو بحیثیت ایک جگیاسو کے کر رہا ہوں اسواسطے آریہ مترون کو چاہیئے کہ آنکھیں لال پیلی نہ کرلیں بلکہ سہن شیلتا سے اس سوال کا جواب دیویں سوال یہ ہے کہ آریہ سماج کہتا ہے۔ کہ رامائن کا وہ حصہ جس میں کہ رامچندر کا سیتاجی کو دھوبی کے کہنے پر نکال دینا لکھا ہے۔ شری بالمیک جیکا تصنیف کردہ نہیں ہے بلکہ مہاراجہ بھوج کے زمانہ کے بعد رامائن میں ملا دیا گیا ہے اسی طرح مہا بھارت جیسی مشہور تاریخی پستک کی بابت کہا جاتا ہے منوسمرتی کو دیکھتا ہوں تو اس میں بھی جابجا یہ نوٹ دیئے ہوئے ہیں کہ فلاں فلاں شلوک دام مارگیوں وغیرہ کے ملائے ہوئے ہیں۔ اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ان پستکوں میں جنکا کہ ہندوؤں میں عام طور پر استعمال تھا۔ ملاوٹ ہوئی ہوئی بتلائی جاتی ہے۔ تو کیا وجہ کہ ویدوں میں کوئی ملاوٹ یا تحریف نہ کیگئی ہو کیونکہ جنگ بھارت کے بعد ویدوں کے ماہر قریب قریب معدوم ہو چکے تھے پھر دام مارگیوں وغیرہ نے اس غنیمت موقعہ کو کیوں ہاتھ سے جانے دیا ہوگا۔ اور ویدوں کے شلوکوں میں کوئی تبدیلی یا ملاوٹ نہ کی ہوگی جبکہ انکی اس کارروائی کا ظاہر ہونا مشکل نہیں بلکہ ناممکن تھا۔ منوسمرتی ہندوؤں کیواسطے ایسی ہے جیسی کہ اہل اسلام کے واسطے شریعت اور منو مہاراج کے زمانہ سے لیکر آجتک ہندوؤں میں اسکے اصول رائج چلے آتے ہیں۔ بلکہ انگریزی اعلیٰ عدالتوں کو بھی ہندوؤں کے مقدمات وقف جائداد وغیرہ میں منو کے قانون کی شرن لینی پڑتی ہے اس سے صاف عیاں ہے کہ ہندو راجاؤں کے عہد میں تو ہر ایک ہندو کو یہ قانون کی پستک برزبان یاد ہوگی اور جب دام مارگی وغیرہ اس مشہور و رائج الوقت کتاب میں اپنی مرضی کے مطابق جعلی شلوک ملانے سے نہ ٹلے تو بھلا ویدوں کے منتروں میں کوئی تبدیلی یا ملاوٹ کر نیسے وہ کب باز رہ سکتے تھے۔ مہابھارت کے زمانہ سے لیکر رشی دیانند کے زمانہ تک کیا آریہ سماج کسی ایسے پنڈت یا رشی کے ہونیکا ثبوت دیسکتی ہے۔ جس نے کہ کم از کم ویدونکے منتر بھاگ کو حفظ کر کے ملاوٹ یا تحریف سے محفوظ رکھا ہووے اگر نہیں تو اور کونسا ثبوت ہے کہ اجکل کے وید وہی وید ہیں۔ جنکی بابت آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ ابتدائے آفرینش میں بذریعہ الہام نازل ہوئے۔

ایک ست کا ابھلاشی آریہ

ضروری اطلاع

اگلے ہفتہ میں بفضل خدا سالانہ جلسہ ہے جلسہ کی مصروفیت کے باعث شاید یکم جنوری کا پرچہ اپنے وقت پر نہ نکل سکے اسلیئے انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ جنوری کے پرچہ میں یہ کمی پوری کیجائیگی یہ ایک مجبوری امر ہے امید کہ ناظرین اس اتفاقیہ مجبوری کو معاف فرماوینگے۔

گوشت خوری اس نام کا رسالہ ہماری پاس بغرض ریویو آیا ہے دراصل یہ ہمارے معزز بھائی بابو برکت علی صاحب کی وہ تین تقریریں ہیں جو انہوں نے گوشت خوری کے جواز میں ۱۹۰۷ء میں آریہ سماج شملہ کے سامنے کیں تھیں اس میں نہایت زبردست ادلہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کیا از روئے وید شاستر اور کیا از روئے نیچرل گوشت خوری جائز ہے کتاب واقعی قابل دید ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ صفحہ ۶۰ قیمت صرف ۳ سر ملنے کا پتہ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ

اکسیر لطیف و بیمثال صرف سات روز میں تین مرتبہ پینے سے مدتوں کی تلی اور برسوں کے بخار کا نام نہیں رہتا قیمت فی شیشی مکمل معتاد عمار دیگر تمام خاص امراض کا خاص طور سے علاج کیا جاتا ہے۔

المشتہر پیرزادہ حکیم سید میر جہان شاہ افغان سٹریٹ پشاور

اطلاع خریداران نور مطلع رہیں۔ کہ جن خریداروں کا سال ختم ہو گیا ہے وصول بقایا یا سالانہ چندہ کے لیئے وی پی کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے یکم جنوری کو ۳۹۵ سے لیکر ۴۲۸ تک کے نام وی پی کئے جائینگے۔ جو صاحب جس میں کوئی عمل قابل دریافت پاویں۔ انہیں مناسب ہے کہ وی پی

... بعد اطلاع دریافت کرینگے یا قبل از وقت اطلاع دینگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آدگرنتھ صاحب کی شرح

KHILAFAT LIBRARY

دیباچہ

پہلا نمبر

"اصل کام" انجمن کا کام تھا

۱۵۔ اکتوبر کے نور میں ہمنے ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔ کہ ہم انشاء اللہ گرنتھ صاحب کی شرح لکھنے کو ہیں وہ انسان جسکو مذہبی دنیا سے ذرا بھی مس ہے وہ بابا نانک کے نام نامی سے واقف نہیں ہوگا۔ کہ انھوں نے کسطرح قبیح اعوج اور دھندوکارہ کے زمانہ میں ہندوؤں کے گھر جنم لیکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کا نعرہ بلند کرکے اسلام کا بول بالا کیا مگر اب باوا صاحب کے پیرو خالصہ بہادر بعض اجتہادی غلط فہمیوں اور خود تراشیدہ اغواؤں میں پڑکر دائرہ اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں اسلیئے ہم لوگونکا یہ فرض اولیٰ ہے کہ ہم ان بچھڑے ہوئے بھائیونکو اپنے گلے لگائیں جب میں سکول میں مدرس تھا اسوقت مینے ایک مذہبی انجمن کو اس ضروری اور اہم کام کی طرف متوجہ کیا تھا۔ اور اس انجمن نے اس سوال کو وزنی سمجھکر اس کام کے لیئے حامی بھی بھری تھی کہ بیشک یہ نہایت ضروری کام ہے بجائے اسکے کہ ہم دیگر بلاد میں اشاعت اسلام کی فکر کریں سب سے پہلے ہمیں اپنے سکھ بھائیوں میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنا چاہیئے جو ہماری نہایت ہی نزدیک ہیں اور اس کے لیئے ہمیں سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے اگر واقعی کوئی اسلامی انجمن اس کام کو اپنے ذمہ لے لیتی تو وہ ایک بڑے بھاری فرض کو پورا کرتی گرنتھ سات ہزار صفحہ کی ضخیم کتاب ہے اور پھر ایسی کتاب کی شرح لکھنے کے لیئے جو دوسری کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے وہ الگ رہا ایسا عظیم الشان کام واقعی ایک اسلامی انجمن کے لیئے ہی زیبا تھا۔ مگر آجتک کسی اسلامی انجمن نے اسطرف بہت ہی کم توجہ کی ہے اگر کی بھی تو صرف زبانی اظہار تک ہی عملی صورت میں لانیکے لیئے کبھی موقعہ نہیں آیا۔

اس کام کیلئے ایک اور بزرگ کی آمد

تقریباً ایکسال کا عرصہ گذرا میری ایک معزز اور مکرم بزرگ نے جو بی۔ اے کے علاوہ ایل ایل بی۔ بھی ہیں بابو منظور الٰہی کے مکان پر ذکر کیا کہ مدت مدید سے یہ میرا خیال ہے نہ صرف خیال ہے بلکہ رویا میں مینے دیکھا ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مجھے مخاطب کرکے فرما رہے ہیں کہ آپ سکھوں میں پرچار کرکے انہیں صراط مستقیم کی طرف بلاویں تاکہ وہ اس امرت جل کو جو حقیقت کے چشمہ سے بہتا اور روحانیت کے رنگ میں رنگین ہے پی کر اپنا جنم سپھل کریں تاکہ میری دلی مراد بر آئے" اُس بات کو مدّ نظر رکھکر اس معزز بزرگ نے مجھے کہا کہ اگر تم گرنتھ اور سکھ صاحبان کی دیگر کتب میں مجھے اسکے متعلق مدد دو۔ تو میں سکھ صاحبان کے لیئے ایک کتاب لکھوں۔ یہ فرحت افزا کلمات سُن کر میرا دل بلیوں اچھلنے لگا اور مینے عرض کیا کہ میں تو تن من سے اسبات کا ابھلاشی ہوں کہ کوئی مردِ خدا ایسا پیدا ہو جو ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو تبلیغ کرکے ثواب دارین حاصل کرے اگر وہ بزرگ اس کام کو اپنے کندھے پر لے لیتے تو یہ عین ان کے مناسب حال تھا کیونکہ وہ بفضل خدا دولت مند تھے۔ اور سکھونکے کل مذہبی لٹریچر کا جیسا کرنا انکے لیئے کچھ مشکل نہ تھا۔ مگر اسبات کو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ مگر اس تجویز نے عملی جامہ نہ پہنا۔ اور بزرگ موصوف نے بھی توجہ نہ فرمائی۔

میری دلی آرزو

جب مینے اپنے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھا کہ اسوقت کوئی خدا کا پیارا اسطرف خیال نہیں کرتا۔ اگرچہ اسکام کی اہمیت کو ہر ایک بہی خواہ ملت محسوس کرتا ہے مگر اسے عملی صورت میں لانیکے لیئے بہت سُستی ہو رہی ہے۔ تو مینے کئی دفعہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ اے قادر مطلق تو جو خشک کھیتیوں کو سرسبز کرنیوالا ہے نا امیدوں کی امیدیں بر لانیوالا ہے۔ تیرے آگے کیا مشکل ہے کہ تو کسی مذہبی سوسائٹی یا دولتمند بھی خواہ ملت کی مہار اسطرف پھیر دی جو اس کام کو اپنے ذمہ لیکر اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں میں پھر یہ روح پھونکدے۔ کہ وہ پھر اپنے پوجنیہ پرم گرو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہمزبان ہوکر اس شبد کا میٹھی سر میں الاپ کریں۔

پاک پڑھو کلمہ رب احمدؐ نال ملائے
ہویا معشوق خدا ایہدا ہویا تل آلہے

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۱)

ارتھ اللہ تعالیٰ کا کلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو ساتھ ملا کر پڑھو یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جاپ کرو۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے جس نے اپنے تن من دھن کو اللہ تعالیٰ پر نثار کر دیا۔

میں اسی کشمکش اور ادھیڑبن میں تھا کہ ایک روز میرے واجب الاحترام بزرگ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تم ضرور

گرنتھ صاحب کی شرح لکھو جسکو پڑھکر سکھ صاحبان پر روشن ہو جاوے۔ کہ انکے بانی مبانی اور پرم گورو نے کسطرف بلایا تھا مگر آجکل اُس پرم گرو کا دم بھرنے والے چیلے کسطرف کو جا رہے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

نہ جانے ان کلمات میں کونسا مقناطیسی اثر تھا جسکو سُن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے میں تو پہلے ہی طیار بیٹھا تھا مگر شیخ صاحب کے کلمات نے مجھو اور بھی ہوشیار کر دیا۔ میں نے گھر میں آکر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع وخضوع سے دعا کی کہ تو ہی ہے جو اس کٹھن کام میں میری رہنمائی کرے اسقدر روپیہ میرے پاس نہیں جس سے سکھونکی کل مذہبی پستکیں خرید کیجائیں تو اسکے مطالعہ کے لیئے ایک لمبے وقت کی ضرورت ہے خیر اسی خیال کو مدنظر رکھکر مینے نور کے ناظرین کی توجہ کو اسطرف منعطف کیا کہ اگر ہر ایک نور کا ابھلاشی کم از کم نور کے لیئے دو خریدار پیدا کردے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کام کو شروع کر دینگے مگر نور کے ناظرین نے اس طرف بہت ہی کم توجہ فرمائی۔ اگر کسی نے اس ضروری کام کو اہمیت کو محسوس کیا۔ تو وہ مکرمی خانصاحب غلام حیدرخاں تحصیلدار ہیں جنہوں نے چندونوں میں کئی ایک کو نور سے منور کر دیا۔ باقی دوستوں نے بہت ہی کم توجہ فرمائی۔

نور کے ناظرین کی سرد مہری کا مجھپر اثر

نور کے ناظرین کی یہ سرد مہری دیکھکر میرے ابھرتے ہوئے جذبات بھی سرد ہونے لگے کئی بار اپنے دل میں سوچا کہ میں تو اپنے دل میں یہ خیال کرتا تھا کہ اس اپیل سے ضرور نور کے ناظرین کے دل پسیجینگے مگر وہاں صدائے برنخواست والا معاملہ ہوا۔ جس نے مجھو نہایت گہری سوچ میں ڈالدیا کئی روز میں اسبات کو متواتر سوچا کیا۔ آخر ایک روز میرے دل میں ایک غیبی آواز پیدا ہوئی۔ جس نے میرے پژمردہ دل کو ڈھارس بندھوا دی۔ اور مینے اپنے دل میں سوچا کہ ایسے امن کے زمانہ میں جب کہ ہر ایک آدمی نہایت عمدگی سے مذہبی پرچار کر سکتا ہے۔ اگر ایسے امن والے زمانہ میں اس اہم کام کے لیئے آواز نہ اٹھائی گئی تو میں خداوند تعالےٰ کے حضور جاکر کیا منہ دکھلاؤنگا۔ اگر تیرے پاس سکھونکے کُتب خریدنے کے لیئے کافی روپیہ نہیں تو اسکی بالکل پروانہ کر۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کے لیئے کوئی کام کریگا تو کیا وہ تیری دستگیری نہیں کریگا۔ نہیں ضرور کریگا۔

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

یہ غیبی آواز پاکر میں جسقدر اپنی استطاعت کے موافق سکھ صاحبان کی کتابیں سردست منگوا سکتا۔ منگوانیکا تہیہ کیا اور مطالعہ کرنا شروع کر دیا جس میں عجیب عجیب اسرار کھلے جنکو پڑھکر بیساختہ میرا سر اس قادر مطلق کی درگاہ میں جھک گیا اور مینے اسی کے بھروسہ پر اس کام کے شروع کرنیکا عزم کر لیا اور اسے ہی کہا۔ آغاز کردہ لم تورسانی بہ انتہا

باوا صاحب کے تذکرہ پر سرسری نظر

اسجگہ میں اسبات کا اظہار چنداں ضروری نہیں سمجھتا کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ برس کی عمر سے صوفی محمد حسینؒ صاحب سے عربی یا فارسی کی تعلیم پانی شروع کی اور پندرہ سال کی عمر میں بابا فرید شکر گنج کے مزار پر چلہ کشی کی۔ اور اسکے بعد ملتان پاکپٹن اور اجمیر شریف میں بھی بزرگانِ ملت کے مقابر پہ متعدد چلے کئے اور عارف باللہ شیخ ابراہیم صاحب سے فیض حاصل کیا پھر لاہور میں باباصاحب سکندر لودی کے مرشد سید احمدؒ صاحب سے اور سیالکوٹ میں حمزہ داؤد صاحب سے اور علاوہ بریں شیخ احمد غلام اللہ مولانا شیخ شمس الدینؒ وجلال الدینؒ وشاہ حسین صاحب جیسے برگزیدہ بزرگونکی صحبت کیمیا سے مستفیض ہوتے رہے اگر ان حالات کو صراحت سے پڑھنے کی خواہش ہو تو آپ ہماری تصنیف کردہ کتاب سوانحعمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرماویں۔

گرنتھ جب تیار ہوا

اب بالطبع ہر ایک آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ گرنتھ صاحب جو سکھ صاحبان کے ہاں سب سے اعلیٰ مذہبی کتاب ہے وہ کب اور کس کے عہد میں طیار ہوئی اور اس سے پہلے یہ شلوک کے پانچویں جانشین باوا ارجن جی کے عہد میں تیار ہوا جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سو سال بعد گورآئی کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے اسوقت ایک جتھا یعنے کمیٹی بنائی گئی۔ اور گرنتھ صاحب کی بیڑ یعنے ترتیب انکے سپرد کی گئی اس کمیٹی کے پردھان یعنی پریزیڈنٹ حضرت باوا ارجن جی تھے اور لوگونکو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک پشت بہ پشت حفظ چلے آتے تھے معتبر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ باوا ارجن جی حضرت نانک رحمۃ اللہ کے ہر شلوک کو درج گرنتھ نہیں فرماتے تھے بلکہ جسکو اپنے مفید مطلب سمجھتے درج فرماتے اسی طرح یہ گرنتھ تیار کیا گیا دراصل گرنتھ صاحب

گرنتھ صاحب میں کس قدر بزرگونکے اقوال درج ہیں

مختلف بزرگوں اور صوفیا کرام کے اقوال اور نصائح کا مجموعہ ہے جنکی تعداد یکصد سے زیادہ ہی ہے سکھوں کے گوروؤنکے علاوہ سادھے بھگت دھنا بھگت نام دیو بھگت باوا فرید باوا کبیر وغیرہ وغیرہ کے اقوال بھی درج ہیں جنکی تفصیل انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ موقعہ پر دیجاویگی۔

انمیں بھگتوں کے شلوکوں کے اوپر تو یہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں بھگت یا صوفی کا کلام ہے مگر گوروؤنکے شبدونکی نسبت صرف محلہ پہلا اور دوسرا اور تیسرا وغیرہ ہی درج ہے یعنی

✤ اگر کسی دوست کے پاس سکھ دھرم کے متعلق کوئی کتاب ہو تو بھیجدیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد مطالعہ واپس کیجائیگی ✤

خاص نور کے لیے
KHILAFAT LIBRARY

ضرورتِ اسلام

از

رویٔ مسلمات آریہ سماج

گزشتہ سے پیوستہ

عیسائیوں کی کوشش اہل عرب کی اصلاح کیلئے

پھر قابلِ غور یہ امر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کیساتھ حکومت اور طاقت بھی تھی مگر ہمارے نبی کریمؐ بالکل ایک یتیم اور تنہا تھے اور چاروں طرف سے انکو دکھ دیا جاتا تھا۔ پھر یہ بھی غور کرو کہ یہود اور نصاریٰ کو عرب نے تبلیغ مذہب سے روکا نہیں۔ بلکہ انکو پوری آزادی تھی کہ جس طرح چاہیں تبلیغ کریں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُٹھنا تھا کہ ساتھ ہی چاروں طرف سے مخالفت کا شور اُٹھ کھڑا ہوا یہانتک کہ وہ لوگ جو پہلے مصلح بنکر دکھاتے تھے وہ بھی انہیں بت پرستوں کیساتھ ملگئے۔ اور انکی بت پرستی اور بدکاریوں کے حامی بنکر اسلام کو جڑھ سے کاٹنا چاہا اب ایک شخص جسکے چاروں طرف دشمن ہی دشمن ہوں جو اسکے خون کے پیاسے ہوں اور دنیا میں اسکا حامی کوئی بھی نہ ہو اگر خدا بھی اسکا حامی نہ ہو تو وہ کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے کامیاب ہونا تو ایکطرف وہ ایکدن بھی اپنے دشمنوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اگر انسانوں سے بالاتر کوئی اور ہستی اسکی حافظ اور ناصر نہ ہو تو کیونکر وہ ان لوگوں کو جو اسکے اور حقیقی پاکیزگی کے دشمن ہو گئے ہیں راہ راست پر لا سکتا ہے اگر اسکے الفاظ میں خدائی طاقت اور الٰہی جذبہ نہ ہو۔ عیسائیوں نے اور انکی کاسہ لیسی کرکے آریوں نے بہت سا وقت اسبات کے ثابت کرنیمیں خرچ کیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ انکی یہ تمام محنت اکارت گئی ہے اور انکا وقت محض ضائع ہوا ہے کہ قرآن کریم کا فلاں قصہ فلاں یہودی یا عیسائی یا دیگر تحریر سے ملتا ہے اگر ہم تطابق کو مان بھی لیں تو اس سے کوئی نتیجہ خیز بات پیدا نہیں ہوتی اسلام کا سرچشمہ معلوم کرنیکے لیئے اسکی تعلیم کے نتیجہ کو دیکھو۔

یہودی نصرانیت
یا دیگر تعلیمات
کے
نتائج
سے مقابلہ کرو
کیونکہ اسمیں
شک نہیں کہ درخت
اپنے پھل سے پہچانا جاتا
ہے اگر اسلامی تعلیم کا
ماخذ یہود اور نصاریٰ وغیرہ کی
تحریریں ہوتیں تو اسکا اثر کم سے
کم ان اصلی
تحریروں سے کم ہونا چاہیئے تھا مگر یہود اور نصاریٰ
اور حنفیوں کو جو عرب میں ناکامی ہوئی اور اسلام
کی عظیم الشان کامیابی کچھ اور ہی بتاتی ہیں اور ان
سے یہ قطعی اور یقینی شہادت پیدا ہوتی ہے۔ کہ
اسلام کا منبع یہود اور عیسائی تحریروں سے بہت
برتر اور اعلیٰ اور پاک ہے۔

تعلیم اسلام کا نتیجہ عرب میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے پہلے اہل عرب کی جو حالت تھی جس میں اہل کتاب بھی شامل تھے۔ اسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے (سورہ اعراف رکوع ۲۲) اولئک کالانعام بل ہم اضل یعنے یہ لوگ چارپایوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہوئے اہل عرب کو چھوڑ کر قرآن کریم نے دعوے کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کل زمین ہی مُردہ ہو چکی تھی اور روئے زمین کی تمام قومیں بگڑ چکی تھیں جیسا کہ فرمایا۔ کہ ظھر الفساد فی البر والبحر یعنے روئے زمین پر ایک عام فساد پھیلا ہوا تھا کیا خشکی میں اور کیا سمندر میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ظہور ایسے وقت ہوا جبکہ دنیا میں چارو نطرف بدکاری کی اور جہالت کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی جسپر نہ صرف قرآن شریف بلکہ تاریخ بھی شاہد ہے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے ثابت کر چکے ہیں وہ لوگ جو مدتوں سے نہ صرف بتوں اور آسمان و زمین کی طاقتوں کی پرستش کرتے چلے آتے ہیں۔ بلکہ جو حیوانوں اور درختوں پتھروں اور ریت کے ڈھیروں کے سامنے بھی سربسجود ہو جاتے تھے اور انمیں الٰہی طاقت کا ہونا مانتے تھے ان سب یہودیوں کو چھوڑ کر نہ صرف اللہ تعالیٰ کی توحید پر ہی قائم ہو گئے بلکہ توحید اور صفات الٰہی کے ان باریک مراتب تک پہونچگئے۔ جس کی نظیر دنیا میں کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔ صرف بتوں کی پرستش کو چھوڑ دینا ہی انکے نزدیک شرک سے بچنا نہ تھا۔ بلکہ جبتک انہوں نے اپنے نفس کی تمام خواہشات کو ترک نہ کر دیا اور ہر ایک طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی نہ سمجھ لیا۔ تب تک انہوں نے اپنے آپکو خدا کی توحید پر قائم نہیں سمجھا پھر انکو یہ ایمان طرح طرح کی ابتلاؤں اور امتحانوں سے آزمایا گیا۔ مگر آزمایشوں کی تند ہواؤں کا انپر کچھ اثر نہ ہوا۔ انکی تعریف میں اللہ

مینیجر اخبار نور

KHILAFAT LIBRARY

فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یعنی ان کا ایمان صرف زبان کے اقرار تک ہی نہیں رہا بلکہ جب وہ آزمایشوں کی بھٹی میں پھینکے گئے تو انہوں نے بینظیر استقامت دکھائی۔ وہی لوگ جو اپنے دیوتاؤں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اب دنیا میں خالص توحید کے پرچارک بنگئے۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز بات اس تبدیلی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کر دکھائی۔ اسکا ہر پہلو سے کامل ہونا ہے آپ کے وجود سے عرب کی کایا ہی پلٹ گئی اور کل کا کل نقشہ بدل گیا۔ کیا انکے عقاید اور اعمال کیا انکے تمدنی اور اخلاقی قوانین اور انکی ملکی حالت۔ ہر ایک بات میں ایک عظیم الشان تغیر آگیا۔ میخواری اور عیاشی کی مجالس کا نام و نشان نہ رہا اور انکی بجائے ذکر الٰہی کی مجالس قائم ہوئیں جو لوگ رات شراب خوری میں گذارتے تھے جیسا کہ آجکل بھی یورپ میں دستور ہے انکی راتیں اب خدا کے آگے قیام و سجود میں صرف ہوتیں۔ شراب خوری کے پانچ اوقات پانچ نمازوں سے بدل گئے۔ ہنسی ٹھٹھے کی بجائے نمازوں میں خضوع اور خشوع پیدا ہوا۔ اور خوف الٰہی سے گریہ دل کا غالب ہوا۔ ہر ایک تاریکی دور ہوگئی اور نور کی شعاعیں پوری قوت کیساتھ چمک اٹھیں بدی کا ہر ایک خیال دور ہو کر نیکی کی محبت پیدا ہوگئی۔ اسکا ذکر قرآن شریف میں سورہ الحجرات میں فرمایا ہے۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (الحجرات رکوع ۱) یعنے خدا نے تمہیں ایمان کی محبت دیدی ہے۔ اور تمہارے دلوں میں اس کے لیئے ایک کشش پیدا کر دی ہے۔ اور کفر اور فسق و فجور اور نافرمانی سے تمکو نفرت دلادی ہے۔ کیا ایسے انسانوں کو جنکی پہلی حالت چارپایوں سے بدتر تھی آئندہ نسلوں کے تمام راستبازوں کے لئے ایک نمونہ اور پیشوا بنا دینا۔ اس مصلح کی قوت قدسی پر ایک زبردست دلیل نہیں۔ جس کی طفیل ایسی تبدیلی وقوع میں آئی۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کسی مذہب کو اختیار کرنے سے ہماری اصلی غرض کیا ہے؟ جو شخص یہ کہتا ہے کہ مذہب کی اصلی غرض صرف یہ ہے کہ آئندہ جہان میں وہی طور پر ہماری نجات ہو جائے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ کہ سچی نجات جسکا حصول ہم مذہب کے ذریعہ چاہتے ہیں۔ صرف یہ ہے۔ کہ ہماری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی واقع ہو کر اسی دنیا میں ہمیں نجات حاصل ہو جائے۔ اور یہی مذہب کی سچائی کا امتیازی نشان ہے۔ کہ وہ آئندہ کے وعدہ پر نہیں ٹالتا۔ بلکہ اسی جگہ انسان کو بدکاری اور گندگی سے نجات دیکر ایک پاک تبدیلی اسکے اندر پیدا کر دیتا ہے۔ اب اس امتیازی نشان کیساتھ اسلام نہیں۔ بلکہ کل مذاہب کو پرکھو اور کل دنیا کے مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں کا مطالعہ کرو۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کامل اور پاک تبدیلی کا کوئی نمونہ تم ہرگز پیش نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہوئی دیانندی ہوں یا پادری اگر وہ ایک نظیر اسکی پیش کر دیں۔ کہ عرب کی طرح کوئی قوم ایسی ذلیل حالت میں گری ہوئی اور ایسی غلطیوں اور بدکاریوں میں مبتلا تھی۔ اور اسقدر تھوڑے عرصہ میں کسی مصلح نے اسکی ایسی اصلاح کر دی اور اسکو روحانی اور اخلاقی اور تمدنی پہلوؤں سے ایسا اوج کمال پر پہنچا دیا۔ تو بیشک اسلام کو دوسرے مذاہب پر کوئی ترجیح نہ ہوگی اور اسکے مقدس بانی کو اسپر درود و سلام ہو دوسرے مصلحوں پر کوئی فضیلت نہ ہوگی۔ مگر ہمنے جسقدر اس سوال پر غور کیا ہے۔ اسی قدر زیادہ صفائی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے اندر ایک کامل تبدیلی پاکیزگی کی طرف پیدا کرنیوالا صرف ایک ہی نبی ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی حضرت موسیٰ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ نے ایسی پاک تبدیلی اپنی اقوام میں پیدا کر کے دکھائی اگرچہ ہم ان دونوں کو خدا کے سچے نبی اور برگزیدہ مانتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ اور یہ تمام انبیاء اولین اور آخرین پر آپ کی فضیلت ہے ہم تو دلائل اور واقعات چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے نبی یا مصلح کی زندگی میں ایسی عظیم الشان ایسی کامل اور ایسی خلاف امید تبدیلی کا کوئی نمونہ دکھا دو۔ اور ہمیں اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی انکار نہ ہوگا کہ وہ نبی یا مصلح خدا کی طرف سے تائید یافتہ اور سچا تھا۔ مگر اے دیانندی صاحبان آپ بھی غور کریں ہاں جنکے دلوں میں کچھ بھی انصاف اور خدا ترسی باقی ہے۔ وہ غور کریں کہ اس کامل اور عظیم الشان انسان کو جس کی پاک تبدیلی کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی مفتری اور کذاب کہا جاتا ہے کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی ظلم ہے۔ کہ وہ شخص جو تمام نسل انسانی کا فخر ہے۔ اسکو برا کہا جاوے اور برے ناموں سے یاد کیا جاوے ایک معمولی انسان کو جو اپنی زندگی کا نصف سے زیادہ حصہ ادنیٰ درجہ کے گھناؤنے اعتقادات اور عملیات میں بسر کرتا رہا۔ اور جسکی تعلیم کے ذریعہ سے اس پاک تبدیلی کا عشر عشیر بھی نمونہ نہیں ملتا۔ آسمان پر چڑھایا جاکر رشی اور مہرشی اور کیا کچھ کہا جاوے ہمارے تمہارے درمیان ایک نہایت آسان راہ فیصلہ کی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم اس تبدیلی کی نظیر اپنے رشی اور مہرشی کی زندگی سے نکالکر دکھاؤ ہم اسکی بھی وہی فضیلت مان لینگے مگر یاد رکھو کہ اگر ساری عمر میں بھی تاریخ اور واقعات کی ورق گردانی میں خرچ کرو۔ تو اس تبدیلی کی نظیر دنیا کے کسی کونے میں تمکو نہ ملیگی۔ پس خدا ترسی اختیار کرو اور سچائی سے مت بھاگو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

جھوک مہدی والی ٹھیٹھ پنجابی میں مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جو ایک من موہنی نظم میں تیار کیگئی ہے ہمارے دفتر میں بغرض فروخت موجود ہے قیمت فی کاپی ۹ پائی

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول جسمیں رد تناسخ تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے قیمت ۰۲ ر

سوانحعمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر انکے عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ ر ایکدرجن کے خریدار سے صرف ۸ لیہ یعنی فی کاپی ۶ ر

ملنے کا پتہ

مینجر "نور" قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتیا چمبیلی۔ حنا حرباندی گل وغیرہ فیتولہ ۸ ر سے لیکر صرر روپیہ تک اور تیل بالونکا چمبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے صرر روپیہ تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر چار آنے سے لیکر چار روپے تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروئے بازار نرخ تمریم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرماویں معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں۔ اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے واسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ وسعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے

ارے دوڑو! جلدی دوڑو!!

جلدی سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبراکر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ لو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں عرق کافور کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۲ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے درد پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ہر محصول ڈاک ایک شیشی سے لیکر چار شیشی تک ۵ ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لیئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچہ کے لیئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ ر محصول ۵ ر

پیپرمنٹ کا تیل

پیٹ کا درد بدہضمی اور ریاح کے فساد میں یہ ایک بہت مشہور دوا ہے یہ پیپرمنٹ افریقہ سے منگایا جاتا ہے۔ ولایتی پیپرمنٹ سے یہ کہیں بہتر اور مفید ہے اس پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملاکر ایک کی تین شیشی بناکے لوگ بازاروں میں ۴ ر ۶ ر کو بیچتے ہیں آدھ اونس کی شیشی کی قیمت ۱۰ ر اور محصول ڈاک ایک سے ۵ شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۵ ۳ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرکا سرمہ ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فایدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا جائز حقدار ہے۔ اسکے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے یہ سرمہ دہند جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لیئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول ۴ ر قسم دوم ۲ ر

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر اور جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لیئے بہت مفید ہے بقدر دانہ تخود صبحیکیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت فیتولہ ۸ ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دو آنہ میں ایک روپیہ (عصر)

۲/۱ جس کا نمبر خریداری سب سے پہلے نکلیگا ۳/۸

ہم نے حسب دستور سابقہ اپنی ذیل کی بیش بہا کتب جو کہ آج تک نصف اور چوتھائی قیمتوں پر فروخت ہو رہی تھیں سچھے عرصہ کے لئے بحساب عہ کی کتب صرف دو آنہ میں کر دی ہیں۔ ناظرین کو اس موقعہ سے ضرور مستفید ہونا چاہیے کیونکہ ایسا نادر موقعہ پھر ایک سال کے بعد ملے گا۔

نوٹ ۱- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲- جو کتب اس میعاد میں ختم ہو جاوینگی اسکی جگہ دوسری ہرگز نہ ڈالیں جاوینگی۔ لحظہ فرمایش لکھئے۔

اعلےٰ درجہ کے حیرت انگیز و عبرت خیز ناول۔ ناٹک سوانح عمریاں وغیرہ

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
نئی نویلی	۱/۱۲	۱/۰
عشق و فریب	۱/۶	۰/۸
یوسف اور نعمہ	۱/۱۲	۱/۰
خوب صورت بلا	۱/۸	۱/۰
انجام عشق	۱/۸	۱/۰
بگڑے دل	۱/۱۰	۱/۰
کاٹھ کا دلو	۱/۸	۱/۰
انجام محبت	عہ	عہ
ستم رسیدہ	۱/۱۲	۱/۰
انارکلی مکمل	۱/۸	۱/۰
نگر ریزی	۱/۶	۱/۰
معلم مہر سازحی	۱/۶	۱/۰
تصویر وفا	عہ	عہ
بدر منور شید	۱/۱۲	۱/۰
مہر النساء	۱/۱۲	۱/۰
دکھیارا کیاں	۱/۸	۱/۰
غریق رحمت	۱/۱۲	۱/۰
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	عہ	عہ
دو جورو کا شوہر	۱/۶	۱/۰
چمپا عرف روشنی	۱/۸	۱/۰
نئی نویلی	۱/۱۲	۱/۰
بدھاوت	عہ	عہ
انجام الفت مرنے کے بعد کیا ہوگا	۱/۱۲	۱/۰
جیسی و تکملہ	۱/۱۲	۱/۰
نیم حکیم خطرہ جان	عہ	عہ
اسوارات خانہ داری	عہ	عہ
ہار سنگھار	۱/۸	۱/۰
مس جون	۱/۶	۱/۰
نادل روزہ	۱/۸	۱/۰
شاہرہ کامیابی	عہ	عہ
جادوگر	۱/۸	۱/۰
عکیم صاحب	۱/۶	۱/۰
لال کشہ باز قلندر	۱/۸	۱/۰
کیمیاگر	۱/۱۲	۱/۰
القاہرہ	۱/۹	۱/۰
یورپ کے شیدے	۱/۱۲	۱/۰
اپنے آپ کو پہچانو	۱/۸	۱/۰
پراسوار نسوسائی	۱/۸	۱/۰
دل نواز	۱/۱۰	۱/۰
دل سوز	۱/۱۲	۱/۰
عجیب الصفت	۱/۱۲	۱/۰
شیر پنجاب	عہ	عہ
ڈکٹس کا قتل	۱/۱۲	۱/۰
وفائے فاں صاحب	عہ	عہ

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
کنیز فاطمہ	۱/۱۲	۱/۰
فانوس خیال	۱/۶	۰/۸
نیم پوریین لیڈی	۱/۱۲	۱/۰
ستارہ گردش	۱/۸	۱/۰
گرجا گھر	۱/۸	۱/۰
میٹھا چور تہ	۱/۸	۱/۰
امتحان پاس کرنا	۱/۸	۱/۰
تانتیا پھل	۱/۱۲	۱/۰
عبداللہ مہر النسا	۱/۱۲	۱/۰
براس کسطوری	۱/۵	۱/۰
یاداش عمل	۱/۸	۱/۰
احمد خاں کابلی	۱/۶	۱/۰
پیسے کا غلام	عہ	عہ
مخزن اسرار دہلی	۱/۳	۱/۰
تاثیر الفت	عہ	عہ
درگیش نندی	۱/۵	۱/۰
حسن انجلینا	۱/۸	۱/۰
ملک العزیز ورجنا	۱/۱۲	۱/۰
مہابھارت	عہ	عہ
" ہندی	۱/۱۲	۱/۰
جام جہاں نما	۱/۱۲	۱/۰
دلفروش	۱/۱۲	۱/۰
چندرا دلی	۱/۹	۱/۰
بزم فانی	۱/۱۲	۱/۰
رام لیلہ	۱/۱۳	۱/۰
ہری چیشندر	۱/۱۲	۱/۰
واڈ پیچ	۱/۱۲	۱/۰
بھول بھلیاں	۱/۱۳	۱/۰
اسیر حرص	۱/۱۲	۱/۰
سفید خون	۱/۱۲	۱/۰
کنگ تارا	۱/۶	۱/۰
دوست محمد خاں	۱/۱۲	۱/۰
گلنار فیروز	۱/۱۲	۱/۰
سفید خون کلباں	۱/۱۳	۱/۰
گلنار فیروز خورد	۱/۱۲	۱/۰
ہملیٹ	۱/۱۲	۱/۰
چینتان	۱/۱۲	۱/۰
سندر بینا دتی	۱/۸	۱/۰
اسیر حرص خورد	۱/۱۲	۱/۰
فتح جنگ	۱/۸	۱/۰
ذخیرہ صنعت حروف	عہ	عہ
خار غنم	۱/۸	۱/۰
سوز محبت	۱/۱۲	۱/۰
بیرے کی کنی	عہ	عہ
دل چسپ کامل	۱/۱۲	۱/۰
نور جہاں و جہانگیر	۱/۶	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
ملاد و پیازہ	۱/۸	۱/۰
مہاراجہ بھوج	۱/۸	۱/۰
ٹوڈر مل	۱/۱۲	۱/۰
قتیل حسرت	۱/۱۲	۱/۰
آتشی شیشہ	۱/۱۲	۱/۰
دنیا پیر کے محبان ملک	۱/۱۲	۱/۰
ہنومان ناٹک	۱/۱۲	۱/۰
پیام گیتا	۱/۸	۱/۰
محب ملک ایودھیا	۱/۸	۱/۰
میزان الطب	۱/۸	۱/۰
جوزف ہندی	۱/۸	۱/۰
ہمدرد ملک ہیوم	۱/۸	۱/۰
ڈاکٹر راش بہاری گھوش	۱/۸	۱/۰
سیر ہندوستان تھ نیز جی	۱/۸	۱/۰
دادا بھائی نوروجی	۱/۸	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
لطائف شاکری	۱/۸	۱/۰
۳ حصہ	۲/۸	۱/۰
داستان امیر حمزہ	۱/۸	۱/۰
شاہ نامہ تصویری	۱/۸	۱/۰
یوسف زلیخا	۱/۱۲	۱/۰
تعویذ سلیمانی	۱/۱۲	۱/۰
تعبیر نامہ ہندوستانی	۱/۸	۱/۰
سعد فال نامہ	۱/۸	۱/۰
دغا باز	۱/۱۲	۱/۰
ناول حیرت	۱/۱۲	۱/۰
رسم رواج	۱/۱۲	۱/۰
حالات تان سین	۱/۱۲	۱/۰
چنچل کماری	۱/۸	۱/۰
سیری کرشن جی	۱/۸	۱/۰
فاتح ملتان راجہ بیربر	۱/۸	۱/۰
تمیز الکلام	۱/۸	۱/۰
جنگ نامہ مقبل	۱/۸	۱/۰
" حنیف	۱/۸	۱/۰
چندر بدن	۱/۸	۱/۰
خیرت الفتنہ	۱/۸	۱/۰
درۃ الاسلام	۱/۶	۱/۰
دیوان لطف	۱/۱۲	۱/۰
شگفتہ ستی بیبی	۱/۱۲	۱/۰
صبح کا ستارہ	۱/۱۲	۱/۰
نقیر نامہ	۱/۱۲	۱/۰
ڈھول باد شاہ	۱/۱۲	۱/۰
سیف الملوک	۱/۸	۱/۰
ملوک الکلام	۱/۸	۱/۰
تمیم انصاری	۱/۸	۱/۰
گل باصنوبر	۱/۸	۱/۰
شیریں فرہاد	۱/۸	۱/۰
شاہ ارم	۱/۱۲	۱/۰
شمشیر ارم	۱/۱۲	۱/۰
گلدستہ نعت	۱/۶	۱/۰
گلشن نعمت	۱/۸	۱/۰
اخبار الآخرت	۱/۱۲	۱/۰
نقش رحمانی	۱/۱۲	۱/۰
وقایع پنوں	۱/۸	۱/۰
ہدیہ نعت	۱/۸	۱/۰
لطائف حکایات	۱/۱۲	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
حسن شام	۱/۱۲	۱/۰
مالی بلبل	۱/۱۲	۱/۰
بدر منیر	۱/۱۲	۱/۰
بتیال یحیی	۱/۱۲	۱/۰
تعویذ سلیمانی	۱/۱۲	۱/۰
تعبیر نامہ ہندوستانی	۱/۱۲	۱/۰
غوث الاعظم	۱/۱۲	۱/۰
ماہ رمضان	۱/۱۲	۱/۰
لیلےٰ مجنوں	۱/۸	۱/۰
پدمنی	عہ	عہ
دمید و وصال	۱/۸	۱/۰
نئی دلہن	۱/۸	۱/۰
اٹھتی جوانی	۱/۸	۱/۰
مالن کن ٹٹی	۱/۸	۱/۰
تارا متی بیوپاری	۱/۸	۱/۰
مہاراجہ جیت سنگھ	۱/۸	۱/۰
کھتری بیر	۱/۸	۱/۰
مہارانا اور سنگھ	۱/۸	۱/۰
بکرم بیجیت	۱/۸	۱/۰
رانا سانگا	۱/۸	۱/۰
عیار تاجدہ	۱/۸	۱/۰
ثمرہ بیگی	۱/۸	۱/۰
سوامی دیانند	۱/۸	۱/۰
" نورد	۱/۸	۱/۰
حیات پرتھوراج	۱/۸	۱/۰
مدبر ہند	۱/۸	۱/۰
سوانح کوبس	۱/۸	۱/۰
حیات متصور	۱/۸	۱/۰
مہارانی تارا گڑھ	۱/۸	۱/۰
مہارانی نتیا	۱/۸	۱/۰
حیات محبوب	۱/۸	۱/۰
گرو امرداس	۱/۸	۱/۰
گرو رامداس	۱/۸	۱/۰
گرو ارجن	۱/۸	۱/۰
گرو ہرگوبند	۱/۸	۱/۰
سری ہرکرشن	۱/۸	۱/۰
گرو ہرراے صاحب	۱/۸	۱/۰
گرو نانک دیو	۱/۸	۱/۰
شیر امام اعظم	۱/۸	۱/۰
سیرت ابوبکر	۱/۸	۱/۰
بہادران ہند ۶ حصہ	۱/۸	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
احوال زمانہ	۱/۸	۱/۰
نصیحت نامہ	۱/۸	۱/۰
تحفہ استغفار	۱/۸	۱/۰
خراب خانہ خراب	۱/۸	۱/۰
کرامت حضرت غوث الاعظم	۱/۱۲	۱/۰
ماہ رمضان	۱/۸	۱/۰
لیلےٰ مجنوں	۱/۸	۱/۰
پدمنی	عہ	عہ
دمید و وصال	۱/۸	۱/۰
نئی دلہن	۱/۸	۱/۰
اٹھتی جوانی	۱/۸	۱/۰
مالن کن ٹٹی	۱/۸	۱/۰
تارا متی بیوپاری	۱/۸	۱/۰
مہاراجہ جیت سنگھ	۱/۸	۱/۰
کھتری بیر	۱/۸	۱/۰
مہارانا اور سنگھ	۱/۸	۱/۰
بکرم بیجیت	۱/۸	۱/۰
رانا سانگا	۱/۸	۱/۰
عیار تاجدہ	۱/۸	۱/۰
ثمرہ بیگی	۱/۸	۱/۰
سوامی دیانند	۱/۸	۱/۰
" نورد	۱/۸	۱/۰
حیات پرتھوراج	۱/۸	۱/۰
مدبر ہند	۱/۸	۱/۰
سوانح کوبس	۱/۸	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
بدر الملک	۱/۸	۱/۰
سرفیروز شاہ معتہ	۱/۸	۱/۰
لطائف اکبر ۳ حصہ	عہ	عہ
طوطہ کہانی	عہ	عہ
پنجاب کا پولیٹکل لیڈر کون ہے	۱/۸	۱/۰
سرسبزی کائن	۱/۸	۱/۰
بولتا مردہ	۱/۸	۱/۰
سلطان نازک خون دل	۱/۸	۱/۰
جانگی	۱/۱۲	۱/۰
طوطے شاہ	۱/۱۲	۱/۰
حیات تازہ	۱/۱۲	۱/۰
گمدنہ کراست	عہ	عہ

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اندر جال کلال	عہ	عہ
وفادار معشوق	عہ	عہ
سپاہی کی دلہن	عہ	عہ
محبوبہ لندن	عہ	عہ
جعل ساز	عہ	عہ
پردہ راز	عہ	عہ
یارک کا پھول	عہ	عہ
وفا کی دیوی	۱/۱۲	۱/۰
سلوک محبت	۱/۱۲	۱/۰
مور سہیلیاں	۱/۱۲	۱/۰

کتابوں کے خریداروں کو ۳ انعام دئے جاوینگے

(۱) سب سے زیادہ کتب کے خریدار کو نہایت عمدہ گولڈن جیب کی گھڑی غ۔ روپیہ والی مفت دی جاوینگی۔

(۲) جو پہلے انعام والی فرمایش سے کم اور دیگروں سے زیادہ قیمت کی ہوگی۔ کو ۳۶ گھنٹہ کی چابی کی گھڑی جس کی پچھلی طرف ڈیل ڈھکنا ہوگا مفت انعام دی جاوینگی۔

(۳) جو پہلے اور دوسرے انعام والی فرمایش سے کم اڈر دیگروں سے زیادہ قیمت کی ہوگی۔ کو اعلیٰ درجہ کا ٹائم پیس انعام دیا جاوے گا۔

یہ تینوں انعام اخیر جنوری سنہ ۱۹۱۱ کو تقسیم کئے جائینگے۔ پس آپ جس قدر کتب خرید سکیں فرمایش بھیجدیں کیونکہ ممکن ہے کہ آپ کی فرمایش سب سے زیادہ مالیت کی ہو۔

ہمارے بنگال کے جادو اور اکبر کی زیادہ بکری دیکھ کر بعض کتب فروش تعویذ وغیرہ کی اسی نام کی کتابیں چھاپ کر پبلک کو دھوکہ دے رہے ہیں اسلئے اُن سے بچنا چاہیئے۔

ایک مشہور پرانے مصنف کی جدید تصنیف

اکبر ناول

یہ ایک اہم ناول ہے جس کے مصنف منشی مولدین صاحب دہلوی ہیں جن کی شہرت محتاج تعریف نہیں یہ ناول موجودہ زمانہ کے مذاق کے مطابق لکھا گیا ہے لائق مصنف نے اس ناول کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے کہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جنہوں نے اسکو دیکھا ہے آگے بیحد تعریف کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ سال کے اندر دوبارہ چھپوانے کی ضرورت لاحق ہوئی امید ہندوستان کے ہر دلعزیز شہنشاہ اکبر اعظم کی سلطنت اسکے درباریوں کے حالات بیان کرنے علاوہ سچی تیز دل کی چالبازوں شہزادہ سلیم کی زمانہ شہزادگی کی بے اعتدالیوں اور باپ سے بغاوت کی کیفیت ایسے دلفریب پیرایہ میں بیان کی گئی ہے کہ بغیر ختم کئے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲

رینلڈ پنجاب گلشن کا جدید شعرۂ آلارا ناول یعنے

بنگال کا جادو

معروف بربادی و آبادی

حضرات جس بلاکے دلفریب قیامت کے دلکش ستم کے پیارے ناول کا نوٹس آپ کے پیش نظر ہے اس جادو نگار زمرد رقم کا لکھا ہوا ہے کہ جس پر پنجاب کو ناز کمال ہے اور جس کی سابقہ تصانیف نے اسے رینلڈ پنجاب کے خطاب سے مشہور کر رکھا ہے جس کے مسودے کو سینکڑوں اشخاص دیکھ چکے ہیں۔ ناول کیا ہے درحقیقت جادو ہے یا چلتا ہوا سحر رینلڈ پنجاب کا یہ جدید معرکۃ الآرا ناول ان کی جملہ تصانیف میں سے بڑھ کر تحریر ہے۔ جس میں جادو کی سرزمین کے واقعات کی تصویر بیس کمال ہشیاری سے لی گئی ہیں۔ جس سے بہتر کوئی مصور لے نہیں سکتا۔ محبت کا زور مضامین کا شور ہر ناظر کو اس امر پر قایل کر لیتا ہے۔ کہ اس سے بہتر ناول لکھنا اگر ممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ زبان اگر اس پنجابی ناولسٹ پر ناز کرے تو بجا ہے۔ جس کا ہر فقرہ تدبر کے دریا میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور جس کے ہر جملہ میں درد کی جھلک موجود ہے۔ ناظرین مہر و وفا کی زندہ تصویریں دیکھنا چاہو تو اسکی زیارت کرو۔ جور و جفا کی پردرد کہانی سننے کا شوق ہو تو اسے کھول کر دیکھو دل میں بربادی و آبادی کا دیدہ کار ارمان ہو تو اسپر نگاہ ڈالو سیاہ کاری کے نتائج دیکھکر عبرت حاصل کرنا چاہو تو اسکی سیر کرو۔ القصہ یہ ناول آپ کے مطالعہ کے قابل ہے۔

قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ ار۔ حجم ۲۰۸ صفحہ۔

متفرق کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
سیرۃ النعمان	عہ	۱/۸
مفرنامہ دوم مصر شام	عہ	۱/۸
کشکول قوالی	۱/۸	۱/۰
مرثیہ مکالمہ بی جوش	عہ	۱/۸
جانکنی نیتی	۱/۸	۱/۰
تخصیص چراغاں	۱/۸	۱/۰
علم کیمیا و دیک	۱/۱۲	۱/۰
خبتر وین	۱/۵	۱/۰
جپ جی صاحب	۱/۸	۱/۰
سچا بنیاں	۱/۸	۱/۰
عک غلام	عہ	عہ
کایا پلیٹ	۱/۸	۱/۰
قصہ سنیاری	۱/۸	۱/۰
دنیس کا بانکا	۱/۸	۱/۰
آئینہ بہاگوت	۱/۸	۱/۰
بن سہستر نام	۱/۸	۱/۰
ابرت بان	۱/۸	۱/۰
گلشن راگ ۲ حصہ	۱/۸	۱/۰
راگ چمن	۱/۸	۱/۰
رستی چیون	۱/۸	۱/۰
نالہ مونڈوں	۱/۸	۱/۰
ہماری لڑکی کس طرح سنبھالے کیضرورت ہے	۱/۸	۱/۰

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
۲ موزی بیمار یونکا طب عدالت	عہ	عہ
علاج الاطفال	عہ	عہ
لاگ بازی مکمل	۱/۲	۱/۰
علم طب و جراہی	۱/۶	۱/۰
فن پھری سازی	۱/۱۲	۱/۰
رسالہ تپ	۱/۶	۱/۰
علاج کمزوری	۱/۲	۱/۰
قرق شربت	۱/۳	۱/۰
انگریزی کھانے اور مٹھائیاں	۱/۳	۱/۰
دیسی کھانا پکانے کی کتاب	۱/۸	۱/۰
زدہ عورت خصم نے کر کے دکھلا دیا	۱/۸	۱/۰

متفرق کتب رعایتی جو پوری قیمتوں پر

ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی تھی۔

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
جلاے برقی	عہ	عہ
خانساماں	۱/۸	۱/۰
مجون گلقند وغیرہ	۱/۸	۱/۰
کلید امتحانات طبی	۱/۱۰	۱/۰
کاریگر ۶-۳ ر روپیا	عہ	عہ
اسرار حیات	۱/۸	۱/۰
گلٹ سازی	۱/۸	۱/۰
قانون الاغذیہ	۱/۸	۱/۰
بیکری و کنفکشنری	۱/۸	۱/۰
جادو کی نئی کل ۲ حصہ	۱/۸	۱/۰
ہرفن مولا حصہ ۲	۱/۸	۱/۰
گھر کا درزی	۱/۸	۱/۰
مجموعہ لوازمات	۱/۸	۱/۰
صابون گری مکمل	۱/۸	۱/۰
حلوائی	۱/۸	۱/۰
طرق شربت	۱/۸	۱/۰

جملہ فرمایشیں سنامہ منیجنگ ورکس پروپرائیٹر دی اقبال سند ایجنسی نمبر ۲ سوہا سٹریٹ (پنجاب) لاہور کے نام ہوں